آپ کی نماز سے متعلق

160 سوال اور جواب

اعداد: ا. خالد بن علي الجريش

تقدیم: د. صالح بن محمد الونيان

اردو ترجمہ:

ممتاز عالم بن نسیم احمد نوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقدیم

تمام تعریفیں اس اللہ رب العالمین کے لیے ہیں جس نے اہل علم کے درجات کو بلند فرمایااور ہر زمانے میں انبیاء کے وارثین میں سے اہل علم کو وجود بخشا جو لوگوں کو اللہ کے نور سے راستہ دکھاتے ہیں اور انہیں تاریکیوں کے لیے چراغ بنایااور ان سے سوال کرنے اور پوچھنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا تم اہل علم سے سوال کرو اگر تم جاننے والے ہو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے عظیم اجر کی خبر دیتے ہوئے ارشاد فرمایا جو علم کو تلاش کرنے کے لیے چلتا ہے اللہ اس کے لیے جنت کے راستے کو اسان کر دیتے ہیں اور اپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعا کرتے ہوئے فرمایا اللہ اس شخص کو تروتازہ رکھے جو مجھ سے کوئی چیز سنے پھر اسے اسی طرح سے لوگوں تک پہنچایا جیسے کہ اس نے سنا تھا کیونکہ بہت سے ایسے لوگ جن تک باتیں پہنچائی جائیں وہ سننے والے سے زیادہ یاد کرنے والے ہوتے ہیں اور اپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ کا حکم دیتے ہوئے فرمایا تم مجھ سے بیان کرو پہنچاؤ اگرچہ ایک ایت ہی کیوں نہ ہو۔

اللہ تعالی کے اسی فضل عظیم کی سے ہمارے بھائی شیخ خالد ابن علی الجریس نے علمائے راسخین کے بہت سے فتاوی جات کو طہارت اور نماز سے متعلق جمع کیے ہیں جن کی جانکاری بہت اہم ہے تاکہ عبادت کو صحیح طور پر انجام دیا جا سکے جو بھی شیخ کے جمع کردہ ان فتاوؤں کو پڑھتا ہے وہ ایک سے دوسرے فائدے کی جانب منتقل ہوتا ہے خود بھی استفادہ کرتا ہے اور لوگوں کو بھی فائدہ پہنچاتا ہے چاہے خاندان کے اندر ہو یا دوستوں کے ساتھ اور اس کتاب کو پڑھ کر لوگوں تک پہنچانے والا مبلغ کے درجے پر ہوگا اور اس کے اجر کا مستحق قرار پائے گا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو تمہارے ساتھ بھلائی کا معاملہ کرے تو تم اس کا بدلہ دو اگر تم اس کا بدلہ نہ دے سکو تو اس کے لیے دعا کرو یہاں تک کہ تم دیکھو کہ تم نے اس کا بدلہ دے دیا ہے تو اپ لوگوں سے درخواست ہے کہ اپ سبھی شیخ کے لیے پیٹھ پیچھے دعا کرو اللہ تعالی ان کے ان کو عظیم اجر وثواب سے نوازے اور اس کے ذریعے سے مسلمانوں کو نفع پہنچائے۔

درود و سلام ہو ہمارے نبی محمد اور ان کے تمام ال واصحاب پر۔

تحریر کردہ

ڈاکٹر صالح بن محمد الونیان

مقدمہ

تمام قسم کے تعریفیں اللہ رب دو جہاں کے لیے ہیں اور درود و سلام ہوں خاتم النبیین اور ان کے ال و اصحاب اور ان کی پیروی کرنے والوں پر بعدہ:

بے شک نماز پڑھنے والا جب اللہ تعالی کے سامنے خشوع و خضوع کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے اور اس کی تعظیم کرتے ہوئے رکوع اور سجدہ کرتا ہے اور اس سے دعا کرتا ہے اس کا ذکر کرتا ہے اس سے امید کرتا ہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ اس کا عمل شریعت کے موافق ہو اور چونکہ بعض نمازی نماز کے احکام میں جہالت یا بھول چوک کی وجہ سے خلل کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اسی لیے علم کو پھیلانے کے سلسلے میں شرکت کے طور پر نماز سے متعلق 160 سوال و جواب تیار کیے گئے ہیں جو عام طور سے شیخ عبدالعزیز ابن عباس اور محمد ابن عثیمین رحمہ اللہ اور فتاوی لجنہ دائمہ کے فتاوی سے ماخوذ ہیں۔

اور میرے محترم بھائی جیسا کہ اپ جانتے ہیں کہ شرعی احکام کے سلسلے میں بعض احکام میں اہل علم کے درمیان پہلے اور بعد میں اختلاف موجود ہے تو ہمارے لیے کافی ہے کہ یہ احکام جو اپ کے سامنے ہیں یہ مجتہد ائمہ کے اقوال ہیں اور ان کو تذکیر اور تعلیم کی حاجت کو دیکھتے ہوئے تیار کیا گیا ہے تاکہ عبادت کو علم اور بصیرت کے ساتھ انجام دیا جائے اور احادیث کی تخریج کا اہتمام کرتے ہوئے انہیں فتووں کے ضمن میں درج کیا گیا ہے۔

شاید یہ سوالات اور جوابات ہر اس شخص کے لیے کم سے کم معلومات پر مشتمل ہیں جو نماز کے احکام کے بارے میں زیادہ علم حاصل کرنا چاہتا ہے۔

اور اللہ تعالی سے ہم سوال کرتے ہیں کہ وہ ہم سب کو ان لوگوں میں سے بنائے جن کے ساتھ وہ خیر کا ارادہ کرتا ہے اور انہیں دین کی سمجھ عطا کرتا ہے۔

آپ کا بھائی: خالد بن علی الجریش

نماز سے متعلق سوالات

س 1: نماز کے لیے نکلنے والے کے لیے کیا مشروع ہے؟

جواب: نماز کے لیے نکلنے والے کے لیے مشروع ہے کہ وہ مکمل طہارت اور خشوع و خضوع کے ساتھ نکلے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ((جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے تو اچھی طرح سے وضو کرے اور پھر مسجد کی جانب نکلے تو وہ اپنے دونوں ہاتھوں کے انگلیوں کو ایک ساتھ نہ ملائے کیونکہ وہ نماز کی حالت میں ہوتا ہے)) اس کی تخریج امام ابو داؤد اور ترمذی نے کی ہے۔ اور اپنے گھر سے نکلتے ہوئے کہے: ((بسم الله توکلت علی الله لاحول ولا قوة إلا بالله اللهم إني أعوذبك أن أضل أو أضل أو أزل أو أزل أو أظلم أو أظلم أو أجهل أو يجهل علي))- اگرچہ وہ نماز کے لیے نہ جارہا ہو- اس کی تخریج امام احمد اور ترمذی اور نسائی نے کی ہے اور یہ کہ وہ نماز کے لیے سکون اور وقار کے ساتھ نکلے جیسے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ((جب تم اقامت سنو تو نماز کے لیے اس حالت میں نکلو کہ تم سکون اور وقار کے ساتھ چل رہے ہو اور جلد بازی نہ کرو جو تم پاؤ اسے پڑھ لو اور جو فوت ہو جائے اس کی قضا کرلو)) اس کی تخریج امام احمد اور بخاری "فأتموا" (اس کو مکمل کرلو) کے لفظ کے ساتھ اور بیہقی نے کی ہے آداب المشي إلی الصلاة نامی کتاب سے تصرف کے ساتھ۔

س 2: مسجد میں داخل ہونے اور اس سے نکلنے وقت کی قولی اور فعلی کیا کیا سنتیں ہیں؟

جواب: مسجد میں داخل ہوتے وقت مسنون ہے کہ ادمی اپنے داہنے پیر کو پہلے داخل کرے اور کہے: ((بسم الله و الصلاة والسلام علی رسول أعوذ بألله العظيم ووجهه الكريم وسلطانه القديم من الشيطأن الرجيم اللهم افتح أبواب رحمتك)) اس کی تخریج امام ابو داؤد نے کی ہے۔

اور مسجد سے نکلنے کے وقت مسنون ہے کہ وہ بسم اللہ کہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے اور کہے: ((اللهم إني أسألك من فضلك)) اس کی تخریج امام مسلم نے کی ہے اور اضافی طور پر یہ بھی کہا جائے: ((اللهم أعصمني من الشيطأن الرجيم)) صحیح ابن ماجہ، مجموعہ فتاوی ابن باز (146/29)۔

س 3: نماز کا انتظار کرنے والے یا اس کے بعد بیٹھنے والے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: وہ جب تک نماز کا انتظار کرتا ہے تو نماز ہی کی حالت میں ہوتا ہے اور اسی طرح سے فرشتے اس کے لیے یہ کہہ کر دعائے کرتے ہیں کہ :((اللہ اسے بخش دے اے اللہ اس پر رحمت فرما))، متفق علیہ ((اے اللہ اس کے توبہ قبول کر)) مسلم ((اے اللہ تو اس پر رحمتیں نازل فرما)) بخاری، اور یہ اس وقت تک ہوگا جب تک کہ وہ کسی کو تکلیف نہ پہنچائے یا حدث کا شکار نہ ہو۔ فتاوی ابن عثیمین 2/8 اور لجنہ دائمہ 100/5۔

س4: مقتدی کے لیے جب وہ مسجد میں ہو تو نماز کے لیے اٹھنا کب مسنون ہے؟

جواب: کوئی ایسی حدیث قیام کی جگہ کے تحدید میں وارد نہیں ہے سوائے اس کے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:((تم اس وقت تک نہ کھڑے ہو جب تک کہ مجھے دیکھ نہ لو)) متفق علیہ، چنانچہ جب انسان اقامت کی ابتدا میں کھڑے ہو جائے یا اس کے درمیان میں یا اس کے ختم ہونے پر تو یہ سبھی جائز ہیں۔ مجموع فتاوی ورسائل العثیمین (16/13)۔

س5: نمازی کو اقامت اور تکبیر کے درمیان کیا کرنا چاہیے؟

جواب: نمازی شخص کو اقامت اور تکبیر کے درمیان چاہیے کہ وہ اپنے کندھوں اور ٹخنوں کو برابر کرے اور صفوں کے درمیان خالی جگہ کو پر کرے اور اس سلسلے میں اہتمام کرے اور مسواک کرلے رہی بات کچھ کہنے کی تو اس سلسلے میں کوئی خاص ذکر اور دعا وارد نہیں ہے امام احمد سے کہا گیا کہ کیا تم کچھ کہتے ہو تو انہوں نے کہا نہیں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ بھی وارد نہیں ہے۔

س6: پہلے صف کی کیا فضیلت ہے؟

پہلے صف کی جانب اگے بڑھنے کے فضائل میں سے اپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے کہ:((اگر لوگ جان لیں کہ اذان اور پہلے صف کی کیا فضیلت ہے اور وہ پھر قرہ اندازی کے علاوہ کوئی اور حل نہ پائیں تو ضرور وہ قرہ اندازی کریں گے)) متفق علیہ۔

اور اپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:((مردوں کی سب سے بہترین صفیں پہلی صفیں ہیں اور سب سے بری صفیں اخری صفیں ہیں)) اس کی روایت امام مسلم نے کی ہے، ان دونوں حدیثوں میں پہلی صف کی مردوں کے

لیے فضیلت کی تشریح وارد ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ یہ ان کے لیے سب سے اچھی صف ہے کیونکہ اس میں فضیلت بیان کی گئی ہے چنانچہ ادمی کو چاہیے کہ وہ پہلے صف میں حاضر ہو چنانچہ اپ اس کا اہتمام کریں لیکن اپ کسی کو تنگی میں نہ ڈالیں اور کسی کو نقصان پہنچا کر اپنے اپ کو حرام کام کا مرتکب نہ کریں۔ فتاوی لجنہ دائمہ -1(339/6)۔

س7: نمازی پر اللہ اکبر کلمے کا کیا اثر ہوتا ہے؟

جواب: اس کا اثر یہ ہے کہ نمازی کو یہ احساس ہوتا ہے کہ دنیا کے تمام امور جس کے سلسلے میں وہ سوچ رہا ہے اللہ ان سب سے بڑا ہے اور اس پر یہ بات لازم ہو جاتی ہے کہ وہ اپنے ذہن میں صرف اللہ تعالی کا خیال رکھے اور صرف نماز کے بارے میں سوچیں کیونکہ اس کی تکبیر اس کے لیے تمام قسم کے کمالات کے ثابت کرنے کو جامع ہے اور ہر عیب اور نقص سے اس کو پاک کرتی ہے۔ دیکھیے: الخشوع في الصلوة في ضوء الكتاب والسنة (ص: 271)۔

س8: ہاتھوں کے اٹھانے کی کون کون سی جگہیں ہیں اور کہاں تک ہاتھوں کو اٹھائے جائیں گے؟

جواب: چار جگہوں میں ہاتھ اٹھائیں اٹھائے جائیں گے:

1- تکبیر تحریمہ کے وقت، 2- رکوع کے لیے تکبیر کہتے وقت، 3- رکوع سے اٹھنے کے وقت، 4- تشہد اول کے بعد قیام کے وقت۔

اور وہ دونوں کندھوں یا کانوں کے برابر اٹھائے جائیں گے۔ فتاوی نور علی الدرب للعثیمین (2/8)۔

س9: دونوں ہاتھ دونوں ہاتھ نماز میں قیام کی حالت میں کہاں رکھے جائیں گے اور ان کے رکھنے کی صفت کیا ہو گی؟

جواب: کہا گیا ہے کہ وہ سینے پر رکھے جائیں گے اور یہ بھی کہا گیا کہ پیٹ پر رکھے جائیں گے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ناف کے نیچے اور پہلا زیادہ راجح ہے اور اس سلسلے میں معاملہ کشادہ ہے اور ہاتھ رکھنے کی تین حالتیں اور تین صفتیں ہو سکتی ہیں:

1-یہ کہ انسان اپنے داہنے ہتھیلی کو اپنے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کلائی اور بازو پر رکھے،2-یہ کہ انسان اپنے داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ کے کلائی کو پکڑے،3-یہ کہ انسان اپنے دائیں ہتھیلی کو اپنے بائیں ہاتھ کے بازو پر رکھے۔ فتاوی نور علی الدرب لابن عثیمین 2/8۔

س10: نماز میں استفتاح کی کون کون سی دعائیں ہیں؟

جواب: یہ دعائیں ہیں:

1-اللهم باعد بيني و بين خطاياي كما باعدت بين المشرق والمغرب اللهم نقني من خطاياي كما ينقى الثوب الأبيض من الدنس اللهم اغسلني من خطاياي بالماء والثلج والماء والبرد،اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

2-الله اكبر كبيرا ، والحمدلله كثيرا وسبحان الله بكرة و أصيلا،اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

3-الحمدلله حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه،اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

4-سبحانك اللهم وبحمدك و تبارك السمك وتعالى جدك ولا إله غيرك ،اسے مسلم نے عمر پر موقوفا روایت کیا ہے۔ فتاوی نور علی الدرب ابن باز 165/8۔

س11: نماز میں سورہ فاتحہ کی قرات کے سلسلے میں کیا سنت ہے؟

جواب: سنت یہ ہے کہ نماز اسے بغیر جلد بازی کیے پڑھے اور ایت کے اخر میں وقوف کرے جیسے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے اور اس کے پڑھنے کے وقت اللہ تعالی کے فرمان بندے نے میری تعریف بیان کی بندے نے میری ثنا بیان کی بندے نے میری بزرگی بیان کی کو اپنے ذہن میں رکھے اور اس طرح سے وہ نماز کے چاشنی اور حلاوت کو محسوس کرے گا یہ سنت ہے واجب نہیں ہے لیکن ہم بعض لوگوں کو تنبیہ کرتے ہیں بعی طور کی وہ جلد بازی سے کام لیتے ہیں بسا اوقات ایسے جلد بازی خلل ڈالتی ہے شیطان کے وسوسوں کی وجہ سے لہذا ہم یہ جان لیں کہ اطمینان اور جلد بازی کے درمیان چند لحظات کا فرق ہوتا ہے اپ جلد بازی سے کام نہ لیں۔

س12: امام کے پیچھے امین کہنے کا کیا حکم ہے اس کا کیا معنی ہے اس کی کیا فضیلت ہے اور نمازی کب کہے گا؟

جواب: اس کا حکم یہ ہے کہ وہ سنت ہے اور اس کا معنی "اے اللہ قبول فرما" ہے اور اس کی فضیلت یہ ہے کہ گناہ معاف ہوتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ((جس کا امین کہنا فرشتوں کے امین کے ساتھ ہو اس کے ساتھ گزشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں)) اس کی روایت امام بخاری نے کی ہے اور امام اور ماموم کا امین کہنا ایک ہی حساب سے ہونا چاہیے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ((جب امام ولا الضالین کہے تو تم امین کہو))۔ فتاوی ابن باز 103/8، فتاوی ارکان الاسلام از ابن عثیمین (ص318)۔

س13: رکوع کی واجب اور مستحب صفت کیا ہے؟

جواب: رکوع کی واجب صفت یہ ہے کہ وہ اپنے پیٹھ کو جھکائے یہاں تک کہ اس کے ہاتھ اس کے گھٹنوں تک پہنچ جائیں بعض لوگ رکوع میں اپنے ہاتھ کو اپنے گھٹنوں تک نہیں پہنچاتے اور وہ یہ تصور کرتے ہیں کہ اس نے رکوع کر لیا رہی بات مستحب رکوع کی تو وہ اس طرح سے ہے کہ وہ اپنے پیٹھ کو جھکائے یہاں تک کہ اس کی پیٹھ اس کے سر کے برابر ہو جائے اور وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں گھٹنوں پر انگلیوں کو پھیلائے ہوئے رکھے اور اپنے بازوؤں کو اپنے بدن کے حصوں سے دور رکھے، مجموع فتوی ابن باز 28/11۔

س14: رکوع کے سلسلے میں وارد دعائیں کون کون سی ہیں؟

جواب: یہ ہیں: (سبحان ربی العظیم)، (سبوح قدوس رب الملائكة والروح) اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے (سبحانك اللهم ربنا وبحمدك اللهم اغفرلی) متفق علیہ (سبحان ذی الجبروت والملكوت والكبرياىء والعظمة) اسے البانی نے صحیح قرار دیا ہے، ان سب کا ایک ساتھ پڑھنا یا الگ الگ دعائیں پڑھنا مستحسن ہے، فتاوی نور علی الدرب ابن باز 263/8۔

س15: رکوع سے اٹھنے کے وقت کون سی دعا وارد ہے؟

جواب: امام اور منفرد کے لیے (سمع اللہ لمن حمدہ) کہنا اور ان سب کے لیے اور مقتدی کے لیے (ربنا ولک الحمد) پڑھنا اور یہی واجب ہے اور مستحب یہ ہے کہ اس دعا کو مکمل طور پر پڑھا جائے: (حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه

مل ء السموات و ملء الأرض و ما بينهما و مل ء ما شئت من شيء بعد أهل الثناء والمجد أحق ما قال العبد و كلنا لك عبد اللهم لا مانع لما أعطيت ولا معطى لما منعت ولا ينفع ذالجد منك الجد)اسے امام مسلم نے روایت کیاہے، مجموع فتاوی ابن باز 29/11 اور نمازی "الشکر" اور "طاھرا" کا اضافہ نہ کرے۔

س16: رکوع کے بعد دعا پڑھنے کی کیا فضیلت ہے اور اس کی کیا دلیل ہے؟

جواب: اس کی فضیلت یہ ہے کہ گناہ معاف ہوتے ہیں اور اس کی دلیل اپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ((جب امام سمع الله لمن حمده کہے تو تم اللهم ربنا لک الحمد پڑھو کیونکہ جس شخص کا کہنا فرشتوں کے کہنے کے موافق ہو جاتاہے تو اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں))، بخاری، مجموع فتاوی ابن عثیمین 167/13۔

س17: ماموم رکعت کا پانے والا کب ہو گا؟

جواب: رکوع کو امام کے ساتھ پا کر وہ رکعت پا جائے گا کی بیتور کی ماموم رکوع کا کافی ہونے والا حصہ قبل اس کے کی امام رکوع سے اٹھ جائے اگرچہ ایک لحظہ کے لیے ہی کیوں نہ ہو اور کافی ہونے والا رکوع یہ ہے کہ وہ جھکے اور اس کا دونوں ہاتھ اس کے گھٹنوں تک پہنچ جائیں اگر امام ماموم کے اس مرحلہ کے پہلے اٹھ جائے تو وہ رکعت کا پانے والا نہ ہو گا اور اس پر قیام کی حالت میں تکبیر تحریمہ کہنا واجب ہو گا پھر اگر وہ رکوع کی تکبیر کے لیے وقت پائے تو تکبیر کہے اور یہ مستحب کے طور پر ہے اور اگر کشادہ وقت نہ ہو تو رکوع کی تکبیر تکبیر تحریمہ میں داخل ہو جائے گی اور اس کے ذریعے سے تکبیر رکوع ساقط ہو جائے گی، مجموع فتاوی ابن عثیمین 67/13۔

س18: جب مقتدی اس حالت میں ائے کہ امام رکوع کر رہا ہو اور اسے شک ہو رکعت کے پانے کے سلسلے میں تو اس کا کیا حکم ہو گا؟

جواب: اس کے کئی حالات ہیں:

1- یہ کہ اس کے گمان میں غالب یہ ہو کہ اس نے پالیا ہے تو وہ اس کا پانی والا شمار کیا جائے گا اور وہ سلام کے بعد سہو کا سجدہ کرے گا اگر بعد میں ایا ہے اور اگر پہلی رکعت رہی ہو تو امام ان سجدوں کا متحمل ہو گا۔

2-یہ کہ اس کے گمان میں غالب یہ ہو کہ اس نے نہیں پایا ہے تو وہ ایک رکعت پڑھے گا اور سلام کے بعد سجدہ سہو کرے گا۔

3-یہ کہ اس کے یہاں کوئی چیز راجح نہ ہو تو وہ یقین پر اکتفا کرے گا جو کہ کم ہے پھر وہ اس کو نہ پانے والا شمار کیا جائے گا اور سلام سے پہلے ایک سجدہ کرے گا۔ فتاوی نور علی الدرب ابن عثیمین 2/8۔

س19: سجدے کے اندر کون سی دعائیں وارد ہیں؟

جواب: یہ دعائیں ہیں: 1- سبحان ربي الاعلی، مسلم۔ 2- سبحان ذي الجبروت والملكوت والكبرياء والعظمة، نسائی ابو داود بیہقی۔ 3- سبوح قدوس رب الملائكة والروح، 4- سبحانك اللهم ربنا وبحمدك اللهم اغفرلي، متفق علیہ۔ فتاوی نور علی الدرب 263/8۔

س20: سجدے کی واجب صفت کیا ہے کوئی شخص سات اعضاء میں سے کسی ایک عضو پر سجدہ کرنے کو چھوڑ دے تو اس کا کیا حکم ہو گا؟

جواب: واجب یہ ہے کہ وہ سات اعضاء پر سجدہ کرے جو کہ پیشانی ناک کے ساتھ دونوں ہاتھ دونوں گھٹنے اور دونوں قدم ہیں اور سجدے کی حالت میں انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے دونوں قدموں کو ایک دوسرے کے ساتھ چپکا لے اور مستحب یہ ہے کہ وہ اپنے دونوں بازوں اور دونوں پہلوؤں کے درمیان دوری رکھے بشرطیہ کہ اس سے اس کے بغیر کے لوگوں کو تکلیف نہ ہو خلاصہ یہ ہے کہ انسان کے لیے ان سات اعضاء پر سجدہ کرنا ضروری ہے ان کا ترک کرنا جائز نہیں ہے اور ان میں سے کسی ایک قطر کرنا بھی درست نہیں ہے اور اگر کوئی بھول چوک کر چھوڑ دے جیسے کہ کوئی اپنے ہاتھ کو اٹھالے یا اپنے دونوں پیروں میں سے کسی ایک کو بھول کر اٹھالے پورے سجدے کے درمیان اور پھر بعد میں یاد ائے جب وہ دوسرے رکعت کے لیے جائے تو وہ اس کے بدلے دو دوسری رکعت پڑھے گا اور سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے سہو کے لیے کرے گا اور پھر سلام پھیرے گا اور اگر سجدے کے درمیان کچھ وقت کے لیے پیر اٹھایا رہا ہو تو اس کی نماز صحیح ہو گی، مجموع فتاوی ابن عثیمین 357/13، فتاوی نور علی الدرب ابن باز (427/9)۔

س21: کون سی حالت ایسی ہے جس میں بندہ دوسرے حالتوں کے بنسبت اللہ سے زیادہ قریب ہوتاہے اور اس میں مشروع کیاہے؟

جواب: وہ سجدے کی حالت ہے اور اس میں مشروع یہ ہے کہ بندہ کثرت سے جوام ادویہ کے ساتھ دعا کرے اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاہے: ((سجدوں میں تم کثرت سے دعا کرو زیادہ امید ہے کہ اس میں تمہاری دعائیں قبول ہوں)) یہ مسلم شریف کی روایت ہے مجموع فتاوی ابن باز (310/8)۔

س22: کیا نمازی نماز کی حالت میں دنیاوی معاملات سے متعلق دعا کرے گا؟

جواب: دعا نماز میں مشروع ہے چاہے فرض ہو یا نفل اسی طرح جس طرح سے اس کے علاوہ میں مشروع ہے اور دعا کرنے والے کو چاہیے کہ وہ اپنے تمام حاجات کو اللہ رب العالمین سے مانگے چاہے وہ دنیاوی حاجات ہوں یا اخروی حاجات ہوں اور افضل یہ ہے کہ یہ دعائیں سجدے کی حالت میں ہوں اور نماز کے اخری حصے میں سلام سے پہلے ہوں صحیح احادیث جو اس سلسلے میں وارد ہیں ان کی وجہ سے جیسے اپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے پھر وہ دعاؤں میں سے جو سب سے زیادہ محبوب دعا ہو اسے اختیار کرے اس کی روایت امام بخاری نے کی ہے چنانچہ وہ دعا کرے اور مشروع یہ ہے کہ وہ اخرت کے متعلق زیادہ دعا کرے اور عہدری سے وہ دعائیں پڑھے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہیں یہ دوسری دعاؤں سے زیادہ افضل ہیں، مجموع فتاوی ابن باز (315/8)۔

س23: دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کی کیفیت کے سلسلے میں مسنون کیاہے؟

جواب: سنت یہ ہے کہ وہ داہنے پیر کو کھڑا رکھے اور ان کی انگلیوں کو وہ قبلہ کی جانب کرے اور اپنے بائیں پیر کو بچھائے اور اس پر بیٹھے لیکن بعض لوگ اپنے ایک قدم کو دوسرے قدم پر رکھتے ہیں اور ان دونوں پر بیٹھتے ہیں یہ سنت کے خلاف ہے لیکن اگر کوئی شخص دوسرے سجدہ کرے اور اس کے دونوں قدم ایک دوسرے پر ہوں تو اس کا سجدہ کرنا ناقص ہوگا کیونکہ اس نے ایک قدم کو دوسرے پر اٹھایا اور یہ بہت سے نمازیوں کے پاس بہت زیادہ حاصل ہوتاہے جہالت کی وجہ سے یا بھول چک کی وجہ سے۔

س24: دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کی حالت میں کون کون سی دعائیں وارد ہیں؟

رب اغفرلی یہی واجب ہے اور اس کے علاوہ اور بہت سی دعائیں وارد ہیں جیسے وارحمني واهدني و عافني وارزقني واجبرني وارفعني یہ سات الفاظ ہیں، مجموع فتاوی ابن عثیمین 382/13۔

س25: دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کے وقت دونوں ہاتھوں کے رکھنے کی کیا صفت ہونی چاہیے؟

جواب: بعض اہل علم کہتے ہیں بھئی طور کی اس بیٹھنے کے وقت اس کے دونوں ہاتھ اسی طرح سے ہوں جس طرح سے تشہد میں تھے چنانچہ وہ بائیں ہاتھ کو اپنے گھٹنے پر پھیلائے گا اور داہنے ہاتھ کی چھوٹی اور اس کے بغل والی انگلی کو سمیٹ کر ابہام اور درمیانے والی انگلی کے ذریعے سے حلقہ بنائے گا اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کرے گا کیونکہ حدیث میں ہے جب نمازی نماز میں بیٹھے اخر تک اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ داہنے ہاتھ کو اپنے داہنے گھٹنے پر اور بائیں ہاتھ کو اپنے بائیں گھٹنے پر رکھے گا، مجموع فتاوی ابن عثیمین 203/13۔

س26: تشہد اول کے لیے بیٹھنے کی کیا کیفیت ہے؟

جواب: یہ کی نمازی اپنے داہنے قدم کو کھڑا رکھے اور اس کے انگلیوں کو قبلہ رخ کرے اور بائیں قدم کو بچھائے اور اس پر بیٹھے اور بائیں ہاتھ کو اپنے ران پر یا گھٹنے پر رکھے رہے بات داہنے کی تو اس سے چھوٹی انگلی اور اس کے بغل والی انگلی کو سمیٹے اور انگوٹھے اور بیچ کی انگلی سے حلقہ بنائے اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کرے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ وہ اسے دعا کے وقت حرکت دے گا، مجموع فتاوی ابن باز (296/29)۔

س27: کیا پہلے تشہد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا مشروع ہے اور کیا بعد میں انے والا شخص تشہد اخیر کو اپنے امام کی پیروی کرتے ہوئے مکمل کرے گا؟

جواب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا پہلے تشہد میں اس کے بہت سے علماء قائل ہیں اور جمہور نے اس کے مستحب نہ ہونے کو اختیار کیا ہے اور یہی میرے نزدیک زیادہ بہتر اور قریب بات ہے رہی بات مسبوق کی تو وہ تشہد کو مکمل کرے گا اور دعا کرے گا یہاں تک کہ امام سلام پھیرے اور اس پر کوئی حرج نہیں ہے، مجموع فتاوی ابن عثیمین 227/13۔

س28: تشہد اخیر کیا ہے مکمل طور پر بتائیے؟

جواب: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ) بخاری و مسلم۔

پھر چار مشہور دعائیں پڑھ کر دعا کرے گا اور وہ دعا یہ ہے کہ اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں جہنم کے عذاب سے قبر کے عذاب سے زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیحت اجال کے فتنے کی برائی سے مجموع فتاوی ابن باز (292/3) اور پھر جو چاہے دعا کرے۔

س29: حکم کے اعتبار سے پہلے اور دوسرے تشہد کے درمیان کیا فرق ہے؟

جواب: تشہد اول کا لفظ اور اس کے لیے بیٹھنا دونوں واجب ہے اور سجدہ سہ ہو کے ذریعے سے بھول چک کے وقت ان کی کمی پوری کی جاسکتی ہے رہی بات تشہدے ثانی کے لفظ اور اس کے لیے بیٹھنے کی تو وہ رکن ہے ان کو سجدہ سہ کے دریاسے مکمل نہیں کیا جاسکتا۔

س30: سلام پھیرنے سے پہلے چار مشہور دعاؤں کے علاوہ اور کون سی دعائیں وارد ہیں؟

جواب: یہ دعائیں وارد ہیں: 1-اللھم اني أعوذ بک من الماثم والمغرم، 2-و أعوذ بک من فتنة الدنیا، 3-اللھم إني أعوذ بک من البخل والجبن، 4-و أعوذ بک من أن أرد إلی أرذل العمر، بخاری 5-اللھم اغفرلي ماقدمت وما أخرت و ما أسررت وما أعلنت أنت المقدم و أنت المؤخر لاإله إلا أنت، مسلم۔

س30: تورک کا کیا حکم ہے اس کی صفت کیا ہے اور اس کی جگہ کون سی ہے؟

جواب: اس کا حکم یہ ہے کہ وہ سنت ہے اور تورک کے کئی صفات ہیں:

پہلی صفت: یہ کہ نمازی اپنے داہنے پیر کو کھڑا کرے اور بائیں پیر کو اپنے دائیں پٹری کے نیچے سے نکالے اور زمین پر اپنے پشت کے بل بیٹھے۔

دوسری صفت: یہ ہے کہ نمازدونوں پیر کو بچھائے اور انہیں اپنے دائیں جانب نکالے

تیسری صفت: یہ ہے کہ نمازی داہیں پیر کو بچھائے اور بائیں پیر کو پنڈلی اور ران کے درمیان داخل کرے یہ سبھی صفات تبرک کے سلسلے میں وارد ہیں انسان اگر ایک مرتبہ اسے اور ایک مرتبہ اسے کرے تو یہ اچھا ہے اور تبرک صرف تشہد اخر میں ہے ہر نماز کے اندر جس میں دو تشہد ہوں اس طور پر نمازی کے لیے فجر کی نماز میں اور اسی طرح دو رکعت والی نفل نمازوں میں تبرک کرنا مشروع نہیں ہے، فتاوی نور علی الدرب ابن عثیمین 8/2۔

س32: سترے کا کیا حکم ہے اور اس کی دلیل کیا ہے؟

جواب: سترہ سنت موکدہ اور اس کی دلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:((جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو وہ سترے کی جانب ہو کر نماز پڑھے اور اس سے قریب ہو جائے))اس کی روایت امام ابوداؤد نے جید سند کے ساتھ کی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے تو اپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ ایک چھڑی کو بھی لے کر جاتے تھے اور اپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے چنانچہ یہ سنت موکدہ ہے واجب نہیں ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ اپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض اوقات بغیر سترے کے بھی نماز پڑھی ہے جیسے کہ امام بیہقی کے یہاں سنن کبری میں ہے۔ مجموع فتاوی ابن باز 21/24۔

س33: جب نمازی کو کوئی سلام کرے تو نماز پڑھنے والا اس کا جواب کیسے دے گا۔

جواب: اشارے کے ذریعے سے جواب دے گا بایں طور کی وہ اپنے دائیں ہتھیلی کو پھیلائے گا اور اس کے اندرونی حصے کو زمین کی طرف کرے گا اور بول کر جواب نہیں دے گا اور مسجد میں داخل ہونے والے شخص کو چاہیے کہ وہ اہستہ سلام کرے یہاں تک کہ لوگوں کو اس کی وجہ سے خلل کا شکار نہ ہونا پڑے۔

س34: مختلف وجوہات پر وارد شدہ عبادتوں میں تنویر کا کیا فائدہ ہے جیسے دعائے استفتاح رکوع اور سجدے کی دعائیں وغیرہ؟

جواب: ان کے تین فوائد ہیں:

1-سنت پر عمل کرنا,2-سنت کو یاد کرنا کیونکہ اگراپ ایک صفت کو چھوڑ دوگے تو بھول جاؤگے اور یاد نہیں رکھوگے،3-دل کا حاضر رکھنا کیونکہ بہت سارے لوگ جب ایک ہی سنت کو لے لیتے ہیں تو وہ اسے عادت کے طور پر انجام دیتے ہیں اور اس کو یاد نہیں رکھتے، مجموع فتاوی ورسائل ابن عثمین(376/13)۔

س35: نفل نمازوں کا فرض نمازوں پر کیا اثر ہوتا ہے؟

جواب: اس کا بہت بڑا اثر ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ فرض نمازوں میں موجود کمیاں اس کے ذریعے سے پوری ہو جاتی ہیں چنانچہ جب بندے سے اس کے نماز کے بارے میں حساب لیا جائے گا اور اس میں کوئی کمی واقع ہوگی تو اللہ تعالی اپنے فرشتوں سے کہیں گے: (دیکھو کیا میرے بندے کے نامہ اعمال میں کوئی نفلی عبادت بھی ہے)اس کی تخریج امام احمد اور حاکم اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے کی ہے،اس کے علاوہ ایسا کرنے میں قرات ہوتی ہے تسبیح پڑھی جاتی ہے دعائیں کی جاتی ہیں سجدے وغیرہ کیے جاتے ہیں اس کا ثواب الگ ہے چنانچہ اپ نفل نمازوں کی کثرت کریں تاکہ اپ کے فرض نمازیں صحیح سالم رہیں۔

س36: صف کے پیچھے تنہا شخص کی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: جب اس سے پہلے والی صف مکمل ہو جائے تو وہ اس صف کے پیچھے اکیلا صف لگائے گا اور امام کی پیروی کرے گا اسے پہلے سب سے کسی شخص کو کھینچنے کا اختیار نہیں ہے کیونکہ ایسا کرنے سے وہ اس کی نماز کو ڈسٹرب کر دے گا اور اسے ایک فاضل چیز سے مفعول کی طرف منتقل کرے گا اور صف کے درمیان جگہ کھل جائے گی اور کھینچنے والی حدیث ضعیف ہے، مجموع فتاوی ورسائل العثیمین(38/13)۔

س37: ہر نماز کے بعد ایت الکرسی پڑھنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: ایت االکرسی پڑھنے کی فضیلت یہ ہے کہ یہ جنت میں داخلے کے اسباب میں سے ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (جو شخص ہر فرض نماز کے بعد ایت الکرسی پڑھتا ہے اسے جنت میں جانے سے موت کے علاوہ کوئی چیز نہیں روک سکتی))اسے امام نسائی نے روایت کیا ہے اور اسے علامہ البانی نے صحیح قرار دیا ہے۔

س38: کیا یہ سنت ہے کہ نماز کے بعد صرف داہنے ہاتھ سے تسبیح کی جائے یا دونوں ہاتھوں سے؟

جواب: سنت یہ ہے کہ داہنے ہاتھ سے تسبیح کی جائے کیونکہ یہی وہ چیز ہے جسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے داہنے ہاتھ سے تسبیح بیان کیا کرتے تھے لیکن اس سلسلے میں سختی کرنا مناسب نہیں ہے یعنی طور کی کوئی شخص اس شخص پر انکار کرے جو دونوں ہاتھوں سے تسبیح بیان کرتا ہے بلکہ ہم یہ کہیں گے کہ سنت داہنے ہاتھ پر اکتفا کرنا ہے کیونکہ یہی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہے اور اس لیے کہ یہی افضل اور کامل اور مکمل ہے کیونکہ داہنے ہاتھ کو اچھے کاموں میں مقدم کیا جاتا ہے اور بائیں ہاتھ کو دوسرے کاموں میں مقدم کیا جاتا ہے، مجموع فتاوی ورسائل ابن عثیمین (243/13)۔

س39: نماز کے بعد کون سے اذکار وارد ہیں اور ان کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: استغفر اللہ (تین مرتبہ) اللهم أنت السلام، ومنك السلام، تباركت يا ذا الجلال والإكرام لا إله إلا الله، وحده لا شريك له، له الملك، وله الحمد، وهو على كل شيءٍ قدير، لا حول ولا قوة إلا بالله، لا إله إلا الله، ولا نعبد إلا إياه، له النعمة، وله الفضل، وله الثناء الحسن، لا إله إلا الله مخلصين له الدين، ولو كره الكافرون اللهم لا مانع لما أعطيت، ولا معطي لما منعت، ولا ينفع ذا الجد منك الجد، پھر 33 مرتبہ سبحان اللہ کہے 33 مرتبہ الحمد للہ کہے 33 مرتبہ اللہ اکبر کہے اور لا الہ الا اللہ... آخر تک کہہ کر سو مکمل کرے اور ایت الکرسی پڑھے سورہ اخلاص پڑھے سورہ فلق اور سورہ ناس پڑھے اور اس کی فضیلت یہ ہے کہ صحیح مسلم میں وارد ہے کہ اپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جس شخص نے ہر نماز کے بعد 33 مرتبہ سبحان اللہ اور 33 مرتبہ الحمد للہ اور 33 مرتبہ اللہ اکبر پڑھا تو یہ 99 ہو جاتے ہیں اور 100 پورا کرنے کے لیے یہ دعا پڑھی: لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، لہ الملک، ولہ الحمد، وھو علی کل شيءٍ قدیر تو اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہو اس کی تخریج امام مسلم نے کی ہے دیکھیے مجموع فتاوی ابن باز (193/11)۔

س40: جب نماز پڑھنے والا اپنے کپڑے کی نجاست کے سلسلے میں نماز کے دوران شک کا شکار ہو تو کیا وہ اپنی نماز کو چھوڑ دے گا؟

جواب: جائز نہیں ہے کہ وہ نماز کو چھوڑ دے چاہے وہ امام ہو یا مقتدی ہو یا منفرد ہو اور اسے چاہیے کہ وہ نماز کو مکمل کرے اور جب اسے اس کے بعد کپڑے میں نجاست کی موجودگی کا علم ہو تو علماء کے دو قول میں سے صحیح قول کے

مطابق اس پر قضا نہیں ہے کیونکہ اس کے موجودگی کا پکا علم اسے نماز کے بعد ہوا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ اپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی حالت میں اپنے دونوں جوتوں کو نکالا تھا جب جبرائیل علیہ السلام نے اپ کو بتایا تھا کہ ان میں گندگی لگی ہوئی ہے اور اپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے ابتدائی حصے کو دوبارہ نہیں ادا کیا تھا بلکہ اپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں مستمر رہے تھے اس کی تخریج امام احمد اور حاکم اور ابن حبان نے کی ہے مجموع فتاوی ابن باز (396/10)۔

س41: سنن رواتب کون سے ہیں جن کی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم حفاظت کیا کرتے تھے پابندی کیا کرتے تھے؟

جواب: یہ 12 رکعتیں ہیں اور ان کی تفصیل اس طرح سے ہے فجر سے پہلے دو رکعت ظہر سے پہلے چار رکعت ان کے بعد دو رکعت مغرب کے بعد دو رکعت اور عشاء کے بعد دو رکعت۔ مجموع فتاوی ابن عثیمین 210/20۔

س42: راتبہ فجر میں کیا پڑھنا مشروع ہے؟

جواب: درج ذیل سورتوں یا ایتوں کا پڑھنا مشروع ہے:

پہلی رکعت میں "کافرون" اور دوسری رکعت میں "اخلاص" یا پہلی رکعت میں فرمان باری تعالی: قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنزِلَ إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ (البقرۃ: 136، اور دوسری رکعت میں (قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ) (ال عمران: 64، یا پہلی رکعت میں قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنزِلَ إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ (البقرۃ: 136 اور دوسری رکعت میں فلما أحس عيسى منهم الكفر قال من أنصاري إلى الله... (آل عمران: 52) اس کی تخریج امام احمد اور حاکم نے کی ہے، دیکھیے مجموع فتاوی ابن باز (55/11)۔

س43: اذان کے سننے کے وقت کیا سنتیں مشروع ہیں؟

جواب: اذان کے سننے کے وقت پانچ سنتیں مشروع ہیں:

1-موذن کی متابعت، 2- نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود، 3- یہ دعا پڑھنا: اللهم رب هذه الدعوة التامة، والصلاة القائمة، آت محمدًا الوسيلة والفضيلة، وابعثه مقامًا محمودًا الذى وعدته إنك لا تخلف الميعاد، 4-اور یہ کہنا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں میں اللہ کے رب ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول علیہ السلام کے دین ہونے پر راضی ہوں اور اگر یہ دونوں شہادتوں کے بعد اذان میں موجود دونوں شہادتین کے بعد کہیں تو زیادہ بہتر ہے، 5-اور یہ کہ وہ جو چاہے دعا کرے، دیکھیے: فتاوی نور علی الدرب ابن باز(381/6)۔

س44: کیا ریڈیو کے ذریعے سے موذن کے متابعت کی جائے گی؟

جواب: اگر اذان کا ٹیلی کاسٹ فوری ہو تو اس کے متوات کی جائے گی اگرچہ اس کے شہر میں نہ ہو اور اگر ریکارڈنگ ہو تو اس کی پیروی نہ کی جائے گی، مجموع فتاوی ابن عثیمین(196/12)۔

س45: اذان اور اقامت کا مرد اور عورت کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: عورت کے لیے اذان اور اقامت مشروع نہیں ہے بلکہ وہ بغیر اذان اور اقامت کے نماز پڑھیں گی مردوں کے لیے خاص ہے اور یہ ایک جماعت پر فرض کفایہ ہے، مجموع فتاوی ابن باز(356/10)۔

س46: جو شخص اذان کی حالت میں مسجد میں داخل ہو تو کیا وہ تحیت المسجد پڑھے گا یا امام کی پیروی کرے گا؟

جواب: جب اذان جمعہ کے لیے دوسری اذان ہو تو تم تحیۃ المسجد پڑھو اور امام کا خطبہ سنو کیونکہ خطبہ سننا واجب ہے اور امام کی متابعت کرنا مسنون ہے رہے بات دوسرے اذان کے علاوہ کسی اور اذان کی تو افضل یہ ہے کہ تم موذن کی پیروی کرو اس کے پانچ سنتوں کے ساتھ اور پھر تحیۃ المسجد پڑھو تا کہ اپ کے لیے ڈبل ڈبل نیکیاں جمع ہو جائیں، مجموع فتاوی ابن عثیمین(150/16)۔

س47: سجود سہو کب سلام سے پہلے کی جائیں گی اور کب اس کے بعد کی جائیں گی؟

جواب: جب زیادتی کی وجہ سے ہو تو سجدہ سہو نماز سے سلام کے بعد ہو گی اور اگر سہو کسی کمی کی وجہ سے ہو جیسے کوئی شخص رکوع میں تسبیح اور سجدے میں تسبیح بھول جائے اور اسی طرح سے اور دیگر چیزیں تو سجدے سلام سے پہلے ہوں گے اور اگر شک کی وجہ سے ہو تو بھی سجدے سلام سے پہلے ہوں گے، ابن باز فتاوی اسلامیہ (322/1)۔

س48: جب ماموم بھول جائے اور کوئی واجب چھوڑ دے تو اس پر کیا لازم ائے گا؟

جواب: ماموم پہ سجدہ سہو کسی واجب کے ترک کرنے کی وجہ سے نہ ہو گا اور نہ ہی اس کے لیے مشروع ہو گا سوائے اس کے کہ وہ ایک یا اس سے زیادہ رکعت کے چھوٹنے کے بعد بعد میں ایا ہو تو اس پر جو اس سے کمی ہوئی ہے امام کے ساتھ یا امام کے ساتھ سلام پھیرنے کے بعد اس سے جو غلطی ہوئی ہے اس کی طرف سے اس کو پورا کرنے کے بعد سجدہ سہو ہو گا۔ فتاوی لجنہ دائمہ 1-(138/7)۔

س49: وہ کون سی جگہیں ہیں کہ اگر نماز میں ان میں شک ہو جائے تو ان کی طرف غور نہیں کیا جائے گا؟

جواب: شک کا مطلب ہے دو چیزوں میں سے کسی ایک چیز کے واقع ہونے کے سلسلے میں تردد کا شکار ہونا اور شک جس کی جانب عبادتوں کے سلسلے میں دھیان نہیں دیا جائے گا وہ تین حالتیں ہیں:

پہلی حالت: جب وہ صرف وہم ہو اس کی کوئی حقیقت نہ ہو جیسے وسوسے۔

دوسری حالت: جب وہ کسی ایسے شخص کے ساتھ ہو جو کوئی بھی عبادت کرتا ہو تو اس میں اسے شک لاحق ہو۔

تیسری حالت: جب وہ کسی عبادت سے فارغ ہونے کے بعد ہو تو اس کی جانب دھیان نہیں دیا جائے گا جب تک کہ اس سلسلے میں یقین نہ ہو جائے پھر یقین پر عمل کیا جائے گا۔

ناظم کہتے ہیں:

والشك بعد الفعل لا يؤثر　　　　وكذا إذا الشكوك تكثر

س50: وہ کون سے اوقات ہیں جن میں نماز نہیں پڑھی جا سکتی یا جن میں نماز پڑھنا منع ہے؟

جواب: وہ پانچ وقت ہیں: 1-فجر کے بعد یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے، 2-سورج طلوع ہونے سے اس کے بلند ہو جانے تک اور اس کی مقدار سورج کے طلوع ہونے سے 10 منٹ تک ہے، 3-سورج کے قیام کے وقت یہاں تک کہ وہ زائل ہو جائے اور وہ ظہر کی اذان سے پہلے پانچ منٹ کے برابر ہے، 4-عصر کے بعد یہاں تک کہ سورج غروب سے قریب ہو جائے، 5-اس کے غروب سے قریب ہونے سے غائب ہونے تک یہ وہ اوقات ہیں جن میں نوافل نہیں پڑھے جائیں گے سوائے اسباب والی نمازوں کے۔ فتاوی نور علی الدرب ابن باز (40/11)۔

س51: ماموم کے اپنے امام کے ساتھ چار حالتیں ہیں تو وہ کون سی حالتیں ہیں؟

جواب: 1-مسابقت، 2-موافقت، 3-متابعت، 4-اس سے تاخیر، فتاوی نور الدرب ابن عثیمین 2/8۔

س52: امام سے ماموم کی مسابقت سے کیا مراد ہے اور اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: مسابقت یہ ہے کہ نمازی نماز کے کاموں کو اپنے امام سے پہلے کرے چنانچہ اگر یہ تکبیر تحریمہ میں ہو تو اس کی نماز نہیں ہو گی اور اگر اس کے علاوہ میں ہو تو اس میں اہل علم کے نزدیک تفصیل ہے اور راجح یہی ہے کہ اس کی نماز باطل ہو جائے گی ایسا کرنے سے اگر انسان جاننے والا اور یاد ہو اور اسے یاد ہو اور اگر بھول چوک کر سبقت کر لے اور تو وہ واپس ائے گا اور اس کے پیروی کرے گا، دیکھیے: فتاوی نور علی الدرب ابن عثیمین 2/8، فتاوی لجنہ دائمہ (328/7)۔

س53: ماموم کا امام کی موافقت سے کیا مراد ہے اور اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس سے مراد یہ ہے کہ ماموم کے افعال امام کے ساتھ موافق ہوں بایں طور کہ وہ اس کے ساتھ رکوع کرے اس کے ساتھ سجدہ کرے اور یہ مکروہ ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان جب تم رکوع کرو تو جب امام رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو متفق علیہ کی وجہ سے، چنانچہ فا یہاں تعقیب کے ساتھ ترتیب کے لیے ہے چنانچہ تعجب ہوتا ہے ان لوگوں کے سلسلے میں جو اپنے امام کے مطابق کرتے ہیں یا موافقت کرتے ہیں حالانکہ وہ نماز سے امام کے سلام پھیرے بغیر نہیں نکل سکتے، فتاوی نور علی الدرب للعثیمین (2/8)۔

س54: ماموم کے امام سے تاخیر سے کیا مراد ہے اور اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس سے مراد یہ ہے کہ امام سے پیچھے رہے یہ یا تو مکروہ ہے یا تو حرام ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو) متفق علیہ اور جب کوئی شخص جان بوجھ کر سجدے سے دیر کرے یہاں تک کہ امام سجدے سے اٹھ جائے اور وہ یہ جانتا ہو کہ یہ دیری کرنا حرام ہے اور اس کی نماز باطل ہو جائے گی یا وہ تاخیر کرے کسی عذر کی بنا پر مثال کے طور پر وہ بھول جائے یا اسے اونگھ آجائے یا اس طرح کی اور کوئی بات تو اگر وہ عذر زائل ہوا اور اس نے امام کی متابعت کی یعنی وہ جس چیز سے پیچھے تھا اسے کرلے اور پھر متابعت میں امام کے ساتھ رہے اور لگاتار امام کے مطابق کرتا رہے تو اس کی نماز صحیح ہوگی، فتاوی نور علی الدرب ابن عثیمین (2/8)۔

س55: امام کے متابعت سے کیا مراد ہے اور اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: متابعت ہی وہ حالت ہے جس پر سنت دلالت کرتی ہے اور اسی کا حکم ایا ہے وہ یہ ہے کہ انسان نماز کے کاموں کو امام کے بعد بغیر کسی دیری کے کرے اور اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان دلالت کرتا ہے کہ: (امام اس لیے بنایا گیا ہے تاکہ اس کی پیروی کرو تو تم اس سے پیچھے نہ رہو جب وہ تکبیر کہے تو تکبیر کہو اور تم تکبیر نہ کہو یہاں تک کہ وہ تکبیر کہے اور جب وہ رکوع کرو تو تم بھی رکوع کرو تم رکوع نہ کرو یہاں تک کہ وہ رکوع کرے اور جب وہ کہے سمع اللہ تو تم ربنا ولک الحمد کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور تم سجدہ نہ کرو یہاں تک کہ وہ سجدہ کرے)) متفق علیہ، فتاوی نور علی الدرب ابن عثیمین (2/8)۔

س56: اس شخص کا کیا حکم ہے جو لوگوں کے امام کے طور پر نماز پڑھے حالانکہ وہ ہدف کا شکار ہو

جواب: اس کے کئی احوال ہیں:

1- وہ حدث کے بارے میں نماز کے بعد جان سکے تو اس کی نماز باطل ہوگی اور اس کی اقتدا میں نماز پڑھنے والوں کی نماز صحیح ہوگی کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (وہ تمہارے لیے نماز پڑھتے ہیں اگر درست کریں تو تمہارے لیے ہے اور ان کے لیے ہے اور اگر وہ غلطی کریں تو تمہارے لیے ہے اور ان کے خلاف ہے)) متفق علیہ۔

2- یہ کہ وہ نماز کے دوران اس کے بارے میں جان سکیں تو ان کی نماز باطل ہوگی اور مقتدیوں کی نماز صحیح ہوگی اور وہ کسی ایسے شخص کو مکلف کرے گا جو اس کے بعد نماز کو مکمل کرے۔

3-یہ کہ ماموم امام کے حدث کے بارے میں جان لے تو وہ تنہا ہو کر نماز پڑھے گا اور اس کی پیروی نہ کرے گا یہ بات شیخ خالد المشیقح کی المختصر فی العبادات نامی کتاب سے ماخوذ ہے۔

س57:اس شخص کی نماز کا کیا حکم ہے جس نے نماز پڑھی ہو اس حال میں کہ اسکے کپڑے میں نجاست ہو؟

جواب:اگر وہ نماز کے بعد اس کے بارے میں جان سکا ہو تو اس کی نماز درست ہو گی کیونکہ مشہور حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں جوتوں کو نکالا تھا احمد حاکم اور ابن حبان نے اس کی روایت کی ہے اخر تک اور اگر درمیان میں جانے تو اگر اس کو زائل کرنے کے سطعت ہو تو زائل کرے اور اگر استطاعت نہ ہو تو نماز کو توڑ دے اور اسے زائل کرے پھر نئے سرے سے نماز شروع کرے، فتاوی نور علی الدرب ابن عثیمین 2/8۔

س58:جب کوئی شخص طہارت حاصل کرے اور حدث کے سلسلے میں شک کا شکار ہو یا حدث ہو جائے اور طہارت کے سلسلے میں شک کا شکار ہو تو حکم کیا ہے؟

جواب: جس کے طہارت کا یقین ہو اور حدث کے سلسلے میں شک ہو تو وہ طہارت پر باقی ہو گا اور جس کے حدث کا یقین ہو اور شک میں شک ہو تو وہ اپنی حدث میں باقی ہو گا کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ یقین شک کے ذریعے سے زائل نہیں ہوتا اور اصل یہ ہے کہ جس چیز پر وہ تھا اسی پہ باقی ہے، مجموع فتاوی اور رسائل ابن عثیمین(207/11)۔

س59:مریض ادمی کیسے نماز پڑھے؟

جواب: وہ نماز کھڑے ہو کر پڑھے اگر استطاعت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھے اگر استطاعت نہ ہو تو پہلو کے بل پڑھے اگر استطاعت نہ ہو تو لیٹ کر پڑھے اور اس کے پیر قبلہ کے جانب ہوں اگر اس سے بھی عاجز ہو تو اپنے دل سے نماز پڑھے گا راجح قول کے مطابق چنانچہ وہ نیت کرے گا کہ وہ نماز کی حالت میں ہے اور پھر رکوع سجدے قیام اور قعود وغیرہ کی نیت کرے۔

رہی بات انکھ سے نماز پڑھنے کی تو یہ علماء کے درمیان محلے خلاف ہے اور صحیح بات یہ ہے کہ اس طرح سے نماز نہیں پڑھے گا کیونکہ اس سلسلے میں وارد حدیث ضعیف ہے رہی بات انگلی سے نماز پڑھنے کی تو اس کے سلسلے میں

کوئی صحیح یا ضعیف روایت وارد نہیں ہے اور کسی بھی اہل علم نے جیسا کہ ہم جانتے ہیں اس طرح بات نہیں کی ہے دیکھیے الشرح الممتع علی زاد المستقنع ابن عثیمین (330/4)۔

س60: کیا مریض کے لیے جمع اور قصر کرنا جائز ہے؟

جواب: مریض پر واجب ہے کہ وہ ہر نماز اس کے وقت میں ادا کرے اور ہر وہ چیز وہ کرے جس کی وہ قدرت رکھتا ہو جو اس میں واجب ہے اگر اس پر ہر نماز کا اس کے وقت میں پڑھنا دشوار گزرے تو اس کے لیے ظہر اور عصر اور مغرب عشاء کے درمیان جمع کرنا جائز ہے چاہے جمع تقدیم ہو یا جمع تاخیر ہو جو بھی اس کے لیے اسان ہو رہی بات فجر کی تو اس کے لیے اس سے پہلے یا اس کے بعد کی نماز کا جمع کرنا درست نہیں ہے رہے بات قصر کی تو وہ جب تک اپنے شہر میں ہے قصر نہیں کرے گا کیونکہ جمع کرنا مشقت سے متعلق ہے اور اس کی کئی صورتیں ہیں رہی بات قصر کی تو وہ صرف اور صرف ایک سبب کی وجہ سے ہے جو کہ سفر ہے، دیکھیے فتاوی ارکان الاسلام ابن عثیمین (ص378)۔

س61: مسافر سفر کے رخصتوں کی شروعات کب کرے گا؟

جب وہ اپنے شہر کو چھوڑ دے اور اپنے شہر کی عمارتوں سے الگ ہو جائے تو اس کے لیے نماز کا قصر کرنا جائز ہو گا اور اس کے لیے جمع کرنا بھی جائز ہو گا لیکن اگر وہ قیام پذیر ہے ارام سے ہے تو اس کے لیے افضل یہی ہے کہ وہ جمع نہ کرے رہی بات اس کے کہ وہ سواری پر ہو تو وہ ظہر کو عصر کے ساتھ اور مغرب کو عشاء کے ساتھ جمع کرے گا جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے، فتاوی نور علی الدرب ابن باز (23/13)۔

س62: جب کسی نماز کا وقت ہو جائے اور وہ اسی شہر میں ہو پھر سفر کرے تو کیا وہ قصر کرے گا یا نہیں؟

جب مسافر پر نماز کا وقت ہو جائے اور وہ اسی شہر میں ہو پھر نماز پڑھنے سے پہلے سفر کر لے تو اس کے لیے قصر کرنا جائز ہو گا جب وہ اپنے شہر کی عمارتوں سے الگ ہو جائے یہی علماء کے دو قول میں سے سب سے صحیح قول ہے اور یہی جمہور کا قول ہے اور جب وہ جمع کر لے اور قصر کر لے سفر کی حالت میں اور پھر اپنے شہر میں داخل ہو دوسرے کے وقت کے داخل ہونے سے پہلے یا دوسرے کے وقت سے پہلے تو اس پر اس کا دہرانا لازم نہیں ہو گا کیونکہ اس نے نماز کو

شرعی طور پر ادا کیا ہے اگر دوسرا لوگوں کے ساتھ پڑھ لے تو یہ اس کے لیے نفل ہوگی ، مجموع فتاوی ابن باز (290/12)۔

س63: جب نمازی مسافر ہو تو کیا وہ سواری پہ نماز پڑھے گا؟

جواب: سواری پر نماز پڑھنا اگر فرض ہے تو درست نہ ہوگی نہ ہی اقامت کی حالت میں اور نہ ہی سفر کی حالت میں سوائے ضرورت کے وقت مثال کے طور پہ اسمان سے بارش ہو رہی ہو اور زمین بھیگی ہوئی ہو اس سے اترنا اور اس پر سجدہ کرنا ممکن نہ ہو اور رہی بات نفل نماز کی تو وہ سفر کی حالت میں سواری پر جائز ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر نفل نماز پڑھا کرتے تھے اس کی تخریج امام مسلم نے کی ہے جہاں بھی وہ متوجہ ہوتی تھی رہی بات حضر کی تو ایسا کرنا جائز نہیں ہے، مجموع فتاوی ورسائل العثیمین (247/15)۔

س64: کیا مسافر کے لیے مشروع ہے کہ وہ سفر کے دوران نفل نمازیں پڑھے ؟

جواب: سفر میں نفل نمازیں مشروع ہیں چاہے وہ جہاز پر ہو یا گاڑی پر یا ان کے علاوہ پر وہ نفر و نماز پڑھے گا جس بھی طرف اس کا چہرہ ہو نفلی نمازوں میں مثال کے طور پر وتر رات کی نماز چاشت کی نماز اور اس طرح کی دیگر نمازیں۔

اور مسافر کو چاہیے کہ وہ تمام نفل نمازیں ادا کرے جیسے مقیم ادا کرتا ہے سوائے ظہر مغرب عشاء کی سنتوں کے کیونکہ ان کا چھوڑنا مسنون ہے چنانچہ جب وہ نفل نماز کا ارادہ کرے سفر کی حالت میں تو وہ نفل نماز پڑھے گا جہاں بھی اس کا چہرہ ہو یہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیحین میں ثابت ہے، مجموع فتاوی ورسائل العثیمین (434/12)۔

س65: جب مسافر کسی ایسے قوم کے پاس ائے جو عصر کی نماز پڑھ رہے ہوں اور اس نے ظہر کی نماز نہیں پڑھی تو کیا کرے ؟

جواب: وہ امام کے ساتھ صحیح قول کے مطابق ظہر کی نیت سے نماز پڑھے گا اور اس کی نماز کی نوعیت کے امام کے نماز کی نوعیت سے اختلاف کا کوئی نقصان نہ ہو گا پھر جب وہ ظہر کی نماز پڑھ کر فارغ ہو جائے تو اس کے بعد اگر ممکن ہو تو جماعت کے ساتھ ورنہ تنہا عصر کی نماز ادا کر لے، فتاوی لجنہ دائمہ (444/6)۔

س66: کیا قے اور اور خون سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: راجح قول یہی ہے کہ قے سے وضو نہیں ٹوٹتا چاہے تھوڑا ہو یا زیادہ ہو وہ اس لیے کیونکہ اس پر کوئی دلیل نہیں ہے کہ اس سے وضو ٹوٹتا ہے اور اصل وضو کا باقی رہنا ہے اور یہی طالب علم کے لیے مفید قاعدہ ہے کہ جو چیز دلیل سے ثابت ہو اس کا بغیر دلیل کے توڑنا ممکن نہیں ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلے میں کوئی دلیل نہیں ہے کہ قے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اسی طرح سے زخم وغیرہ کے بارے میں بھی کہا جائے گا جب زخم سے خون بہے اگرچہ زیادہ کیوں نہ ہو تو اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا اور جسم سے نکلنے والی چیزوں سے اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا سوائے پیشاب پاخانے اور ہوا کے اور اسی طرح جو بھی چیز پیشاب پاخانے کے راستے سے نکلے چاہے خون ہو یا پیپ یا اس کے علاوہ کوئی اور چیز، فتاوی نور علی الدرب ابن عثیمین (2/7)۔

س67: منی مذی اور ودی کے بارے میں کیا فرق ہے اور ان کے کیا احکام ہیں؟

جواب: منی مذی کے درمیان فرق یہ ہے کہ منی گاڑھا ہوتا ہے اور اس کی بو ہوتی ہے جو کہ شہوت کے شدت کے وقت چھلک کرنے ہے اور مزید یہ باریک پانی ہوتا ہے اس کا کوئی منی کے مانند بو نہیں ہوتا اور یہ بغیر چھلکے ہوئے نکلتا ہے اور یہ شہوت کے بھڑکنے کے وقت بھی نہیں نکلتا بلکہ یہ شہوت کے ختم ہونے کے بعد نکلتا ہے اور جب شہوت ختم ہوتی ہے تو یہ انسان کے لیے ظاہر ہوتا ہے رہی بات ودی کی تو یہ ایک پانی ہے جو کہ پیشاب کے بعد پیشاب کے اخری میں سفید نقطوں کی شکل میں نکلتا ہے۔

یہ ان تینوں چیزوں کی کیفیت کی بنسبت بات ہوئی رہی بات ان کے احکام کی نسبت سے بات تو ودی کا حکم ہر طرح سے پیشاب کے حکم کے مانند ہوگا۔

اور مذی پیشاب سے اس سے اس سے طہارت حاصل کرنے کے سلسلے میں کچھ مختلف ہوتا ہے کیونکہ اس کی نجاست خفیف ہوتی ہے تو اس میں پانی کا چھڑکاؤ کافی ہوگا اور وہ یہ ہے کہ جس جگہ بھی وہ لگا ہو پانی سے اس کو چھیٹا مار لیا جائے گا بغیر اس کو نچوڑے ہوئے یا بغیر اس کو خرچے ہوئے اسی طرح سے اس میں شرمگاہ کا مکمل طور پہ شرم گاہ اور دونوں خوشیوں کا دھونا واجب ہوگا اگرچہ ان کو نہ لگا ہو رہی بات منی کی تو وہ پاک ہے اس کا دھونا لازم نہ ہوگا سوائے

اس کے اثر کو زائل کرنے کے اور یہ غسل کو واجب کرنے والی چیز ہے رہے بات مزید اور ودی کی اور پیشاب کی توان سے وضو واجب ہوتے ہیں، مجموع فتاوی ورسائل ابن عثیمین (222/11)۔

س68: کیا گھٹنا شرمگاہ کے حصے میں داخل ہے؟

جواب: گھٹنا یہ شرمگاہ اور شرمگاہ کے درمیان کا فاصلہ ہے جو گھٹنوں کے اوپر کا حصہ ہے وہ شرمگاہ کا حصہ ہے اور گھٹنا شرمگاہ کا حصہ نہیں ہے بلکہ یہ پنڈلی کے تابع ہیں لیکن نماز میں اس کا ڈھانپنا زیادہ بہتر ہے، فتاوی نور علی الدرب ابن باز (242/7)۔

س69: بعض نمازی امام کو رکوع کی حالت میں پاتے ہیں اور وہ اس کو پانے کے لیے جلدی کرتے ہیں تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو اور اس کی نماز کا بعض حصہ فوت ہو جائے اور وہ باقی بچے حصے کو جماعت کے ساتھ پانے کا ارادہ کرے تو وہ سکون و وقار کے ساتھ چلے یہاں تک کہ اس صف میں پہنچ جائے جہاں پہ نمازی ہوں پھر ان کے ساتھ سب باندھے اور نماز کے لیے تکبیر کہے جیسا کہ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ((جب نماز کھڑی ہو تو تم دوڑتے ہوئے اور تیز چلتے ہوئے نہ اؤ تم نماز کے لیے اس حالت میں اؤ کہ سکون واطمینان تمہارے اوپر نظر ائے جو تمہیں مل جائے اسے پڑھ لو اور جو چھوٹ جائے اسے پورا کر لو)) مسلم نے اس لفظ کے قریب لفظ کے ساتھ تخریج کیا ہے، فتاوی لجنہ دائمہ (229/6)۔

س70: امام کے لیے جمعہ کے دن فجر کی نماز میں اور جمعہ کی نماز میں کیا قرات کرنا مشروع ہے؟

جواب: رہی بات نماز فجر کی جمعہ کے دن تو اس میں سورہ سجدہ اور سورہ انسان مکمل طور پر رہی بات نماز جمعہ کی تو اس میں مشروع یہ ہے کہ سورہ اعلی اور غاشیہ یا سورہ جمعہ اور منافقون یا جمعہ اور غاشیہ پڑھے، ف فتاوی لجنہ دائمہ (279/8)۔

س71: کیا جمعہ کے لیے سنت راتبہ ہے؟

جواب: جمعہ کے لیے جمعہ سے پہلے کوئی سنت راتبہ نہیں ہے لیکن جو شخص مسجد میں داخل ہو اس کے لیے خطیب کے داخل ہونے سے پہلے مشروع ہے کہ وہ اللہ کے قریب کرنے والے اعمال جیسے نفلی نماز قرات ذکر استغفار وغیرہ میں مشغول رہے اور مستحب ایک مومن کے لیے یہ ہے نماز جمعہ کے بعد کی وہ اپنے گھر میں دو رکعت یا مسجد میں چار یا چھ رکعت نماز پڑھے جیسا کہ صحیح اثار سے یہ بات ثابت ہے، فتاوی لجنہ دائمہ -2(98/7)۔

س72: نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر خطبہ کے دوران درود پڑھنے کا کیا حکم ہے اسی طرح سے جہنم سے پناہ مانگنے اور جنت کے سوال کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر خطیب جنت اور جہنم کا تذکرہ کرے اور تم کہو کہ میں اللہ تعالی سے اس کے فضل کا سوال کرتا ہوں یا میں اللہ تعالی سے جہنم کی پناہ مانگتا ہوں جبکہ اس سے اپ خطبہ سننے سے ڈسٹرب نہ ہو یا اپ اس کے ذریعے سے دوسرے لوگوں کو تشویش میں نہ مبتلا کریں تو کوئی حرج نہیں ہے اور اسی طرح سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا بھی ہے جب اپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خطبہ کے دوران ائے جب اس سے اپ خطبہ کے سننے سے مشغول نہ ہوں تو اپ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھ سکتے ہیں، مجموع فتاوی ورسائل العثیمین (234/13)۔

س73: جمعہ کے خطیب کے لیے اپنے دونوں ہاتھوں کا اٹھانا کب مشروع ہے؟

جواب: دو حالتوں میں مشروع ہے:

پہلی حالت: جب بارش کے لیے دعا کی جائے جب خطیب بارش طلب کرنے کے لیے دعا کرے تو وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو اوپر اٹھائے اور لوگ بھی اپنے ہاتھوں کو اوپر اٹھائیں گے

دوسری حالت: بارش کو روکنے کے لیے دعا کرنا یعنی جب خطیب جمعہ بارش کو روکنے کی دعا کرے اور یہ کہ اللہ تعالی ان کے شہر سے بارش کو روک دے تو وہ ہاتھ اٹھائے گا اسی طرح، فتاوی نور علی الدرب ابن عثیمین (2/8)۔

س74: خطبہ کے دوران کھیل کود یا مسواک وغیرہ کا استعمال کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: واجب یہ ہے کہ خطبہ کو غور سے خاموش ہو کر سنا جائے اور مسواک اور ہر وہ چیز جو کھلواڑ اور فضول حرکات کے طور پر ہو ان کو چھوڑ دیا جائے اور یہ سلسلہ خطبہ کے شروع ہونے سے خطبہ کے ختم ہونے تک باقی رہنا چاہیے ان احادیث پر عمل کرتے ہوئے جو اس سلسلے میں وارد ہیں جیسے کہ اپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (جس نے کنکری چھوئی اس نے غلط کام کی اور جس نے غلط کام کیا اس کا جمعہ نہیں ہے) اس کی اصل مسلم میں ہے، مجموع فتاوی ابن باز (336/12)۔

س75: جب کوئی نمازی خطبہ کے دوران چھینکے تو کیا وہ اللہ کی حمد بیان کرے گا اور کیا اس کو سننے والا یا رحمک اللہ کہے گا کیا دونوں خطبوں کے درمیان بات کرنا جائز ہے؟

جواب: ہاں وہ چپکے سے اہستہ طور پر الحمد للہ کہے گا اور اپنی اواز کو بلند نہیں کرے گا اور اس کے لیے یار حمک اللہ نہیں کہا جائے گا اسی طرح سے جس طرح تم ایسا اس کے لیے نماز کی حالت میں نہیں کہو گے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے جب تم نے اپنے ساتھی سے کہا جمعہ کے دن خاموش ہو جاؤ اس حال میں کہ امام خطبہ دے رہا ہو تو تم نے غلط کام کیا اس کے تخریج امام مسلم نے کی ہے رہی بات دونوں خطبوں کے درمیان بات کرنے کی تو یہ جائز ہے دیکھیے فتاوی نور علی الدرب از ابن باز (314/13)۔

س76: جمعہ کی نماز کس چیز سے پائی جائے گی؟

جواب: جب نمازی ائے اور امام اخر تشہد میں ہو تو اس کی نماز جمعہ فوت ہو گئی وہ امام کے ساتھ داخل ہو گا اور ظہر کی نماز پڑھے گا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان: (جو ایک رکعت کسی نماز سے پائے تو اس نے نماز کو پالیا) بخاری و مسلم اس کا مفہوم یہ ہے کہ جس نے اس سے کم پایا وہ نماز پانے والا شمار نہ ہو گا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جس نے جمعہ کی ایک رکعت پالی تو اس نے جمعہ کو پالیا) ترمذی اور نسائی یعنی تو اس نے جمعہ کی نماز کو پالیا اگر اس نے قیام کیا اور دوسری رکعت کو پڑھ لیا، فتاوی ارکان اسلام از شیخ عثیمین (ص392)۔

س77: جب کوئی نمازی ائے اور اس کی جماعت کی نماز فوت ہو گئی ہے پھر وہ فرض نماز کے لیے تکبیر کہے پھر کچھ لوگ نماز پڑھنے کے لیے داخل ہوں تو کیا اس کے لیے جائز ہے کہ وہ اسے نفل میں بدل دے؟

جواب: افضل یہی ہے کہ وہ اسے نفل میں بدل دے پھر وہ بعد میں انے والوں کے ساتھ جماعت کے ساتھ نماز پڑھے تاکہ اسے جماعت کی فضیلت حاصل ہو سکے اور اگر اسے چھوڑ دے اور ان کے ساتھ نماز ادا کرے تو کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ اس نے شرعی مصلحت کی وجہ سے اسے توڑا تھا جو نماز ہی کے مصلحت کی خاطر تھی، مجموع فتاوی ابن باز(156/30)۔

س78: جب امام پانچویں رکعت کے لیے غلطی سے کھڑا ہو جائے اور مقتدیوں کے تسبیح کے باوجود وہ ان کی بات نہ مانے تو اس کا کیا حکم ہو گا؟

جواب: جب امام پانچویں رکعت کے لیے بھول کر کھڑا ہو جائے اور مقتدر اسے تنبیہ کریں اور وہ اپنے اپ میں یقین پر نہ ہو تو اس کے اوپر واجب ہے کہ وہ لوٹ ائے اگر وہ پانچویں رکعت میں بھی جان بوجھ کر کھڑا رہ جائے تو اس کی نماز باطل ہو گی اور اس کی متابعت کرنے والوں کی نمازی باطل ہو جائے گی اگر وہ جاننے والے ہوں کہ وہ پانچویں رکعت ہے، فتاوی لجنہ دائمہ -2(435/5)۔

س79: دونوں جوتوں کے ساتھ نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: دونوں جوتے اگر پاک ہوں تو ان میں نماز پڑھنا مسنون ہے سوائے اس کے کہ اس کی وجہ سے کوئی غلط کام لازم ائے جیسے مسجد کے فرش کا گندا ہونا وغیرہ تو ایسے صورت میں ان میں نماز نہیں پڑھا جائے گا اس نقصان کو ختم کرنے کے لیے نقصان سے بچنے کے لیے، فتاوی لجنہ دائمہ -2(160/5)۔

س80: کب اور کہاں نماز فرض ہوئی تھی؟

جواب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسمانوں کی طرف معراج کرایا گیا اپ کے لیے اس کے دروازے کھولے گئے یہاں تک کہ اپ ساتویں اسمان سے اگے گئے اور اللہ رب العالمین نے اپ سے جو چاہا گفتگو کی اور اپ پر پانچ نمازیں فرض ہوئیں اور اللہ رب العالمین نے پہلے 50 نمازیں فرض کی تھیں پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ رب العالمین کے پاس جا کر تخفیف کا سوال کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالی نے اسے پانچ بنا دیا یہ فرض میں تو پانچ ہیں لیکن اجر میں 50 ہیں

کیونکہ نیکیاں دس کے برابر ہوتی ہیں تو اللہ تعالی کا حمد اور اس کا شکر ہے اس کی تمام نعمتوں پر اور نماز ہجرت کہ تقریبا تین سال پہلے فرض ہوئی، مجموع فتاوی ابن باز (183/1) مجموع فتاوی ورسائل شیخ ابن عثیمین (14/12)۔

س81: صف کا کون سا حصہ افضل ہے داہنا یا بایاں؟

جواب: صف کا داہنا حصہ اس کے بائیں حصے سے افضل ہے لیکن ایسا دونوں کے برابر اور قریب ہونے کی صورت میں ہوگا رہی بات اس کے کہ اگر داہنا دور ہو تو بایاں افضل ہوگا کیونکہ اس طرح سے وہ امام سے قریب ہونے کی وجہ سے ممتاز ہوگا، مجموع فتاوی اور رسائل ابن عثیمین (48/13)۔

س82: جب امام اپنی پوری نماز بیٹھ کر کسی عذر کی وجہ سے پڑھے تو کیا مقتدی کھڑے ہوں گے؟

جواب: امام راتب اگر بیمار ہو جائے اور اسے ایسی بیماری لاحق ہو جس سے شفایابی کی امید ہو اور وہ قیام نہ کر سکتا ہو تو اور وہ اپنی نماز کو بیٹھ کر شروع کرے تو اس کے پیچھے کے لوگ بیٹھ کر ہی نماز پڑھیں گے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے امام بنایا گیا تا کہ اس کی پیروی کی جائے احمد ابو داؤد اور بیہقی یہاں تک کہ اپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو رہی بات اپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے مرض موت میں نماز بیٹھ کر پڑھنے کی جب کہ لوگ اپ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے تو چونکہ ابو بکر نے انہیں کھڑے ہو کر نماز پڑھانا شروع کیا تھا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے اور اپ نے بیٹھ کر ان کی نماز مکمل کرائی تھی تو اس سے یہ فائدہ لیا گیا ہے کہ جب امام کھڑے ہو کر نماز شروع کرے اور پھر دوران نماز کوئی پریشانی اجائے اور وہ بیٹھ جائے تو وہ اس کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز مکمل کریں گے اور بہت سے اہل علم اس طرف گئے ہیں کہ مرض الموت میں ان کی نماز اپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہو کر اس بات پر دلیل ہے کہ بیٹھے ہوئے امام کے پیچھے کھڑا ہونا جائز ہے اور دوسری احادیث اس بار پر دلالت کرتی ہیں کہ اس کے پیچھے بیٹھنا افضل ہے اگر وہ بیٹھا ہوا ہو اور یہ سبھی جمع کے طریقے بہت ہی اچھے ہیں اور ان میں کوئی حرج نہیں ہے، ان شاء اللہ۔ فتاوی لجنہ دائمہ -2(296/6)۔

س83: کیا بچے کی صف بندی درست ہوگی؟

جواب: سنت یہ ہے کہ بچے امام کے پیچھے صف بندی کریں اگرچہ وہ چھوٹے ہوں اور اگروہ ساتھ یااس سے زیادہ سال کے ہوں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض صحابہ کرام کے گھر میں نماز پڑھے جب اپ نے چاشت کے وقت ان کی زیارت کی تو اپ نے چاشت کی نماز انہیں پڑھائی اور انس اور ایک یتیم بچے نے اپ کے پیچھے صف بندی کی تو سنت یہ ہے کہ وہ اپ کے پیچھے صف بندی کریں اگرچہ چھوٹے ہوں اگروہ ساتھ یااس سے زیادہ سال کے ہو گئے ہوں، فتاوی نور علی الدرب ابن باز(215/12)۔

س84:امام نماز سے سلام پھیرنے کے بعد مقتدیوں کی جانب کب گھومے گا؟

جواب: سنت یہ ہے کہ وہ ان کی جانب گھومے یہ دعا پڑھنے کے بعد کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھرتے تھے تو وہ یہ دعا: ((اللھم أنت السلام ومنک السلام تبارکت ذاالجلال والاکرام)) پڑھنے کی مقدار ہی میں بیٹھتے تھے صحیح مسلم حدیث نمبر(592) مجموع فتاوی ابن باز(48/11)۔

س85: نفل نمازوں کے لیے افضل کیا ہے گھروں میں پڑھنا یا مسجد میں پڑھنا؟

جواب: نفل نمازوں کا گھر میں پڑھنا افضل ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:(ادمی کی سب سے اچھی نماز اس کے گھر کی نماز ہے سوائے فرض نمازوں کے) یہاں تک کہ اگر کوئی مسجد حرام یا مسجد نبوی ہی میں کیوں نہ ہو کیونکہ افضل یہ ہے کہ ادمی سنتیں اپنے گھر میں پڑھے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں پڑھا کرتے تھے جبکہ اپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں نماز پڑھنا ایک ہزار نماز سے بہتر ہے مسجد حرام کے علاوہ میں بلکہ اپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ سے کہتے تھے:(ادمی کی نماز اس کے گھر میں بہتر ہے سوائے فرض نمازوں کے)اپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اس سلسلے میں کلام کرتے تھے اور اس وقت مسجد نبوی پاس تھی اور یہ اس بات پر دلیل ہے کہ نفل نماز کا گھر میں پڑھنا افضل ہے یہاں تک کہ اگر مسجد حرام یا مسجد نبوی میں ہی کوئی کیوں نہ ہو کیونکہ گھر میں نماز پڑھنے میں بہت سارے مصلحتیں ہیں جن میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

پہلی مصلحت: انسان افضل کی پیروی کرتا ہے نہ کہ اس چیز کی پیروی کرتا ہے جس کی بہت سارے لوگوں کو خواہش ہوتی ہے کہ وہ مسجد حرام میں نماز پڑھے یہاں تک کہ رواتب سنتیں بھی یا مسجد نبوی میں نماز پڑھے یہاں تک کہ رواتر سنتیں بھی اوراس کا نفس اسے اس کی طرف دعوت دیتا ہے چنانچہ جب وہ یہ چھوڑ کر افضل کرتا ہے تو اس کے لیے اس میں اجر بھی ہوگا۔

دوسری مصلحت: نفلی نمازیں گھر میں پڑھنی چاہیے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے۔

تیسری مصلحت: نماز گھر میں پڑھنا گھر والوں کے لیے اور گھر کے لیے بہتری اور بھلائی کا ذریعہ ہے اسی لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم اپنے گھروں کو قبر نہ بناؤ یعنی اس میں نماز پڑھنا نہ چھوڑو جیسے کہ خبروں پہ نماز نہیں پڑھا جاتا۔

چوتھی مصلحت: گھر والے اور بچے جب تمہیں نماز پڑھتے ہوئے دیکھیں گے تو وہ بھی نماز سے محبت کریں گے اور نماز سے مانوس ہوں گے اور اس کو سمجھیں گے اور اس کے بارے میں جانیں گے وغیرہ سوائے اس کے کی کوئی دلیل اس بات پر دلالت کرے کہ مسجد میں نماز پڑھنا افضل ہے تو دلیل کی پیروی کی جائے گی جیسے قیام رمضان مثال کے طور پر تو اس کا نماز مسجد میں پڑھنا افضل ہے کیونکہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے ثابت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو مسجد میں جماعت کے ساتھ تین راتوں تک رمضان میں نماز پڑھائی تھی پھر اسے اپ نے فرق لوگوں پر فرض ہو جانے کے خدشے سے چھوڑ دیا تھا بہ ہر حال گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے فتاوی نور علی الدرب از شیخ ابن عثمین (2/8)۔سے تصرف کے ساتھ۔

س86: نماز چاشت سے کیا مراد ہے؟

جواب: یہ دو یا چار رکعتیں ہیں اور ان کے اکثر کی کوئی تحریر نہیں ہے اسے صبح کے وقت سورج کے بلند ہو جانے کے بعد دس منٹ کے بعد سے ظہر کی اذان کے دس منٹ پہلے تک ادا کیا جاتا ہے اور یہ 360 صدقے کے برابر ہے، مجموع فتاوی ابن باز (402/11)۔

س87: نماز وتر سے کیا مراد ہے؟

جواب: یہ ایک یا تین یا پانچ یا زیادہ رکعتیں ہیں وطور کی یہ اس کی اخری نماز وتر ہو اور اس کا وقت نماز عشاء کے بعد سے لے کر فجر ثانی کے دخول تک ہے اور اس کا افضل وقت رات کا اخری حصہ ہے اور یہ جائز ہے کہ ہر رکعت سے سلام پھیرا جائے پھر ایک زکوۃ پڑھ کے وتر پر ختم کیا جائے اور یہ بھی جائز ہے کہ سب کو ایک ہی سلام کے ساتھ اکٹھا ساتھ رکعت پڑھی جائیں اگر وہ نو رکعتوں کے ذریعے سے وتر پڑھے تو اٹھویں رکعت میں بیٹھے گا اور بغیر سلام فعل تشہد پڑھے گا پھر نویں رکعت پڑھ کر کے تشہد پڑھے گا اور سلام پھیرے گا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث کی وجہ سے اور اگر 11 رکعت پڑھے تو ہر دو رکعت پہ سلام پھیرے گا، مجموع فتاوی ابن باز (298/11)۔

س88: کیا جمعہ اور عصر کے درمیان جمع کرنا جائز ہے؟

جواب: ان دونوں کے درمیان جمع کرنا جائز نہیں اور ہم کوئی دلیل اس بارے میں نہیں جانتے جو اس پر دلالت کرے چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہیں کرتے تھے اور نہ ہی اپ کے صحابہ میں سے کسی نے ایسا کیا چنانچہ جس نے ان دونوں کے درمیان جمع کیا تو اسے چاہیے کہ وہ عصر کی نماز کو دوبارہ پڑھے، مجموع فتاوی ابن باز (302/12) مجموع فتاوی ابن عثیمین (369/15)۔

س89: جب کوئی شخص مسجد ائے اور جماعت کو اخری تشہد میں پائے تو کیا اس کے ساتھ نماز میں داخل ہو جائے گا گا یا کیا کرے گا؟

جواب: اگر اس کے گمان میں یہ غالب ہو کہ کوئی دوسری جماعت ائے گی تو اسے چاہیے کہ وہ ان کے ساتھ پڑھنے کے لیے انتظار کرے کیونکہ جماعت کا پانا ایک رکعت کے پاس سے ہوتا ہے اور اگر اس کے گمان پہ یہ غالب ہو کہ کوئی اور نہیں انے والا ہے تو وہ ان کے ساتھ داخل ہو جائے گا تاکہ وہ مذہب کے مطابق جماعت کا پانے والا ہو جائے، فتاوی ارکان الاسلام از ابن عثیمین (369/1)۔

س90: جو شخص فاتحہ کے پڑھنے میں غلطی کرتا ہو اس کے پیچھے نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر غلطی ایسی ہو کہ اس سے معنی بدل جائے جیسے انعمت میں تا کو پیش کے ساتھ پڑھنا اد نا میں حمزہ کو زبر کے ساتھ پڑھنا اور اس طرح دیگر غلطیاں تو اس کے پیچھے نماز درست نہ ہو گی اور اس کے اوپر واجب ہے کہ وہ اگر

ممکن ہے تو سیکھے لیکن اگر معنی نہ بدل رہا ہو تو نماز صحیح ہو گی اور اس کے اوپر واجب ہو گا کہ وہ صحیح قرات سیکھے، مجموع فتاوی ابن باز (99/12)۔

س 91: جب کوئی شخص اپنے بیوی کے ساتھ نماز پڑھنا چاہے جماعت کے ساتھ تو خاتون کہاں کھڑی ہو گی؟

جواب: عورت مرد کے پیچھے کھڑی ہو گی کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انس رضی اللہ عنہ کے گھر میں چاشت کی نماز پڑھی تھی تو انس کو اپنے دائیں رکھا تھا اور ام انس ان کے پیچھے تھی اور دوسرے لفظ میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انس اور ایک یتیم بچے کو نماز پڑھائی انہیں اپنے پیچھے رکھا اور خاتون کو ان دونوں بچوں کے پیچھے رکھا جو کہ انس کی دادی تھی مقصد یہ ہے کہ خاتون اگرچہ بیوی یا ماں یا بہن کیوں نہ ہو وہ مرد کے ساتھ کھڑی نہ ہو گی بلکہ وہ ان کے پیچھے کھڑی ہو گی فتاوی نور ابن باز (355/6)۔

س 92: جب امام مقتدی کے فاتحہ پڑھنے سے پہلے رکوع کر لے تو وہ شخص کیا کرے گا؟

جواب: اگر صرف تھوڑا باقی ہو تو اسے مکمل کرے گا اور اس کے ساتھ رکوع کرے گا سوائے اس کے کہ یہ خدشہ ہو کہ وہ اس کے رکوع پر کرنے سے پہلے اٹھ جائیں گے تو اس کے ساتھ رکوع کرے اور اسے مکمل نہ کرے، فتاوی ارکان الاسلام از ابن عثیمین (371/1)۔

س 93: نماز میں شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ چاہنے کے لیے معمولی طور پر مڑنے کا کیا حکم ہے؟

اس میں کوئی حرج اور مسئلہ نہیں ہے بلکہ وسوسہ کی کثرت کے وقت ایسا کرنا مستحب ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان ابن ابی العاص کو حکم دیا تھا کہ وہ اپنے بائیں جانب تھکیں اور اللہ سے پناہ چاہیں تو انہوں نے ایسا کیا تو ان سے وہ وسوسہ ختم ہو گیا، مجموع فتاوی ابن باز (130/11)۔

س 94: اس شخص کی نماز کا کیا حکم ہے جو اپنی نماز میں بھول کر یا انجانے میں بات کر لے؟

جواب: نماز کے دوران جان بوجھ کر بات کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے سوائے جاہل اور بھول چوک سے ایسا کرنے والے کے حق میں راجح قول کے مطابق ان کے لیے نماز باطل نہیں ہوتی ہے حضرت معاویہ ابن حکم کی

حدیث کی وجہ سے کہ ان کے پاس ایک شخص نے نماز کے دوران چھینکا تو انہوں نے نماز کے دوران ہی اسے ارحمک اللہ کہا تو صحابہ نے ان پر انکار کیا تو جب وہ نماز پڑھ کے فارغ ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ائے اور اپ سے اس کے بارے میں سوال کیا تو اپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا: (ان نمازوں میں کوئی بھی لوگوں کی بات درست نہیں ہوتی بلکہ اس میں تسبیح تکبیر اور قران کی تلاوت کی جاتی ہے) اس کی روایت امام مسلم نے کی ہے، اور اپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نماز کو دہرانے کا حکم نہیں دیا اس سے اس بات پر دلالت ہے کہ نماز میں بات کرنے سے نماز باطل نہیں ہوتی ہے اگر بولنے والا جاہل ہو اس حکم شرعی سے متعلق اسی طرح نماز میں اس کی مصلحت کے لیے بات کرنا بھی نماز کو باطل نہیں کرتی حدیث ذلدین کی وجہ سے، فتاوی لجنۃ دائمہ-2(435/5)۔

س95: دونوں کندھوں کو کھول کر نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے جیسا کہ بعض عمرہ کرنے والے کرتے ہیں؟

جواب: اگر وہ عاجز ہے تو اس پر کچھ بھی لازم نہ ائے گا فرمانے باری تعالی ((فاتقوا اللہ ما استطعتم)) کی وجہ سے اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے لیے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان: (اگر کپڑا کشادہ ہو تو اس کو لحاف کے طور پر اوڑھ لو اور اگر تنگ ہو تو اس کو ازار بنالو)) متفق علیہ، رہی بات دونوں کندھوں یا ایک کندھے کے ڈھانکنے کی قدرت کے ساتھ تو واجب یہ ہے کہ دونوں کو یا ان میں سے ایک کو ڈھاک لیا جائے یہی اہل علم کے دو قول میں سے صحیح قول ہے اگر وہ چھوڑ دے تو اس کی نماز درست نہ ہوگی کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (کوئی شخص تم میں سے ایک ہی کپڑے میں نماز نہ پڑھے بایں طور کہ اس کے دونوں کندھوں پر کچھ بھی نہ ہو) متفق علیہ، مجموعہ فتاوی ابن باز(415/10)۔

س96: اس عورت کی نماز کا کیا حکم ہے جس کا چہرہ اور اس کے ہاتھ کھلے ہوئے ہوں؟

جواب: رہی بات چہرے کی تو سنت یہ ہے کہ اسے نماز کی حالت میں کھلے رکھا جائے سوائے اس کے کہ وہاں پہ اجنبی مرد ہوں رہے بات قدموں کی تو ان کا ڈھانکنا جمہور اہل علم کے نزدیک واجب ہے اور بعض اہل علم قدموں کے کھولنے کے سلسلے میں رخصت دیتے ہیں لیکن جمہور اس سے منع کرتے ہیں اور ان کے ڈھانپنے کو واجب قرار دیتے ہیں اسی لیے ابوداؤد نے ام سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ان سے اس خاتون کے بارے میں پوچھا گیا جو دوپٹے اور قمیص میں نماز پڑھتی ہے تو انہوں نے کہا کوئی حرج نہیں ہے اگر چادر ان کے قدموں کے ظاہر ہونے سے صابر

ہوں چنانچہ قدموں کا ڈھکنا زیادہ بہتر اور زیادہ مناسب ہے بہر حال رہی بات ہتھیلیوں کی تو ان کا معاملہ کشادہ ہے اگر انہیں کھلا رکھے تو کوئی حرج نہیں ہے اور اگر ڈھانپے تو کوئی حرج نہیں ہے اور بعض اہل علم یہ خیال کرتے ہیں کہ ان کا ڈھاکنا زیادہ بہتر ہے... مجموع فتاوی ابن باز (222/29)۔

س97: جب کسی شخص کی نکسیر پھوٹ پڑے تو کیا اس کی طہارت باطل ہو جائے گی اور اس کی نماز کو توڑنا پڑے گا؟

جواب: نکسیر سے وضو نہیں ٹوٹتا چاہے تھوڑا ہو یا زیادہ اسی طرح سے ہر وہ چیز جو بدن سے نکلتی ہے سبیلین کے علاوہ سے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا جیسے الٹی اور وہ مادہ جو زخم سے نکلتے ہیں ان سے وضو نہیں ٹوٹتا چاہے زیادہ ہو یا کم کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت نہیں ہے اور اصل چیز طہارت کا واقعہ رہنا ہے اور پھر یہ طہارت شرعی دلیل کے تقاضے سے ثابت ہوئی ہے اور جو چیز سرائی دلیل کے تقاضے سے ثابت ہو اس کا بغیر شرعی دلیل کے تقاضے کے ختم ہونا ممکن نہیں ہے اور وہاں پہ کوئی دلیل نہیں ہے کہ سبیلین کے علاوہ سے بدن سے خارج ہونے والی چیز سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اس بنا پر نکسیر یا الٹی سے وضو نہیں ٹوٹے گا چاہے تھوڑا ہو یا زیادہ مجموع فتاوی ورسائل شیخ ابن عثیمین (371/12)۔

س98: جب کوئی بھیڑ والی ایسی جگہ پر نماز میں داخل ہو جہاں پہ زمین پہ سجدہ کرنا ممکن نہ ہو تو وہ شخص کیا کرے گا؟

جواب: اللہ تعالی نے فرمایا: ((تم اللہ تعالی سے ڈرو جتنی تمہارے اندر طاقت ہے)) اور رسول نے فرمایا: (جب میں تمہیں حکم دوں تو تم اس سے اتنا انجام دو جس کی تمہیں طاقت ہو) بیہقی احمد اور ابن حبان اور یہ شخص سجدے کا بدل کام کرے گا جو کہ اشارہ ہے اسی طرح سے رکوع کے وقت بھی اشارہ کرے گا اگر رکوع کی طاقت نہ ہو اور یہی راجح قول ہے، مجموع فتاوی ورسائل ابن عثیمین (190/13)۔

س99: جب کوئی شخص جہری نماز اکیلا پڑھے تو کیا قرات جاری طور پہ کرے گا یا نہیں؟

جواب: اگر کوئی شخص اکیلا نماز پڑھ رہا ہو تو اسے بلند اواز سے اور اہستہ اواز سے قرات کرنے کے درمیان اختیار ہو گا اور مشروع یہ ہے کہ وہ ایسا کام کرے جو اس کے دل کے لیے زیادہ اچھا ہو اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: ((نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کے نماز میں بسا اوقات بلند اواز سے قرات کرتے تھے اور بسا اوقات چپکے سے اہستہ اواز سے قرات کرتے تھے)) احمد ابن حبان نسائی ابن ماجہ، مجموع فتاوی ابن باز (124/11)۔

س100: کیا بچوں کو پہلی صف سے دور کیا جائے گا یہاں تک کہ اگر وہ امام کے پیچھے ہوں؟

جواب: بچوں کو پہلی صف سے دور نہیں کیا جائے گا سوائے اس کے کہ ان سے تکلیف حاصل ہو مگر جب وہ با ادب ہوں تو ان کو سب پہلی صف سے نکالنا جائز نہیں ہے، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((جو شخص کسی ایسی چیز کی جانب پہلے گیا جس تک کوئی مسلمان نہیں پہنچا تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے)) ابو داؤد طبرانی فی الکبیر اور بیہقی اور یہ لوگ اس چیز کی طرف پہلے پہنچ گئے ہیں جس کے پاس کوئی پہلے نہیں پہنچا ہے تو وہ اس کے زیادہ دوسرے لوگوں کی مثبت حقدار ہیں، مجموع فتاوی ورسائل ابن عثیمین (26/13)۔

س101: مسواک کے ساتھ ایک نماز بغیر مسواک کے 70 نماز سے زیادہ افضل ہے اس حدیث کی صحت کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: یہ حدیث ایسی ہے کہ اس کی کوئی اصل ہم نہیں جانتے رہی بات صحیح حدیث کی تو اپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ((اگر میں اپنے امت کے لوگوں پر دشوار نہ جانتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا)) متفق علیہ، فتاوی لجنہ دائمہ-2(273/3)۔

س102: فجر کی نماز کو روشنی ہونے کے بعد پڑھو اس میں زیادہ اجر ہے اس حدیث کی صحت کے بارے میں کیا اقوال ہیں اور اس کا کیا معنی ہے؟

جواب: یہ حدیث صحیح ہے اس کی تخریج امام احمد اور اہل سنن نے صحیح سند کے ساتھ کی ہے رافع ابن خدیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اور یہ صحیح حدیثیں جو اس سلسلے میں وارد ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کو تاریکی

کے پڑھا کرتے تھے اس کے مخالف نہیں ہیں اور نہ ہی اس حدیث کے مخالف ہیں جس میں اپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ :((نماز کو اس کے وقت میں پڑھو)) جیسا کہ بخاری اور مسلم کی روایت ہے اس کا معنی ہے جمہور اہل علم کے نزدیک کی نماز فجر کا فجر کے واضح ہو جانے تک موخر کرو پھر زوال غلط سے پہلے ادا کرو جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ادا کیا کرتے تھے مجموع فتاوی ابن باز (392/10)۔

س103: مردوں اور عورتوں کے لیے نماز عشاء کی تاخیر کا کیا حکم ہے؟

نمازوں کو ان کے اول وقت میں ادا کرنا افضل ہے سوائے عشاء کی نماز کی کیونکہ اس کا تہائی رات تک مخر کرنا افضل ہے جب تک کہ وہ مقتدیوں کے لیے دشواری کا سبب نہ ہو اور اگر ان کے لیے دشواری کا سبب ہو یا بعض لوگوں کے لیے دشواری کا سبب ہو تو اس کا پہلے پڑھنا افضل ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز کو اس وقت تک موخر کیا جب تک کہ رات کا بیشتر حصہ نہ چلے گیا اور اپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :((یہی اس کا وقت ہے اگر میں اپنی امت کے لوگوں پر دشوار نہ سمجھتا)) اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے اور جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز کبھی اس وقت پڑھتے کبھی اس وقت پڑھتے جب لوگوں کو دیکھتے کہ جمع ہو گئے ہیں تو جلدی پڑھتے اور جب دیکھتے کہ لوگ دیر کر رہے ہیں تو تاخیر کر دیتے ہیں متفق علیہ روایت ہے اور خاتون کے لیے افضل یہ ہے کہ جب وہ اپنے گھر میں ہو تو عشاء کی نماز کو دیر سے پڑھے مجموع فتاوی ورسائل شیخ ابن عثیمین (214/12)۔

س104: کیا رواتب سنتوں کو اس کے وقت کے فوت ہو جانے کے بعد قضا کیا جائے گا؟

جواب: راتبہ سنتوں کا وقت اگر نکل جائے بھول چکے کی وجہ سے یا سونے کی وجہ سے تو انہیں قضا کیا جائے گا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے عموم میں اس کے داخل ہونے کی وجہ سے کہ :(جو شخص کسی نماز سے سو جائے یا اسے بھول جائے تو اسے اس وقت ادا کرے جب اسے یاد ائے) ابو داؤد اور ام سلمہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی وجہ سے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے پہلے دو رکعتوں سے مشغول ہو گئے تو اپ نے انہیں عصر کے بعد ادا کی متفق علیہ رہی بات اس کے کی جب کوئی اسے جان بوجھ کر چھوڑ دے یہاں تک کہ اس کا وقت فوت ہو جائے تو وہ اسے نہیں پڑھے گا کیونکہ رواتبہ سنتیں یہ موقف عبادت ہے اور موقط عبادتیں اگر انسان جان بوجھ کر انہیں وقت سے نکال دیں تو ان کو قبول نہیں کیا جاتا، فتاوی ارکان اسلام از شیخ ابن عثیمین (ص359)۔

س105: جب کوئی انسان قضائے حاجت کی ضرورت محسوس کرے اور یہ خدشہ ہو کہ اگر وہ قضائے حاجت کے لیے جائے گا اور وضو کرے گا تو اس کی جماعت فوت ہو جائے گی تو کیا وہ ضرورت کے ساتھ نماز پڑھے گا تاکہ جماعت کو حاصل کر لے؟

جواب: پہلے وہ اپنی حاجت کو پوری کرے گا وضو کرے گا اگرچہ اس کی جماعت فوت ہو جائے کیونکہ یہ عذر ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ((کھانے کی موجودگی میں کوئی نماز نہیں اور نہ ہی جب اسے قضائے حاجت کی ضرورت ہو)) اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے، مجموع فتاوی ورسائل ابن عثیمین (298/13)۔

س106: نماز کے بعد اور اس سے پہلے اور نماز کے دوران انگلیوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ملانے کا کیا حکم ہے؟

جواب: نماز کے بعد انگلیوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ملانے میں کوئی حرج نہیں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات ثابت ہے کہ اپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے بعد اپنے انگلیوں کو ایک دوسرے میں ملایا رہی بات نماز سے پہلے کی یا نماز کے دوران کے تو مکروہ ہے حضرت کعب ابن عجرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی وجہ سے وہ کہتے ہیں کہ نہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ: ((جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے پھر نماز کے لیے نکلے تو وہ اپنے انگلیوں کو ایک دوسرے سے نہ ملائے کیونکہ وہ نماز کی حالت میں ہوتا ہے)) ترمذی اور ابوداؤد مجموعہ فتاوی ورسائل ابن عثیمین (305/13)۔

س107: کیا خاتون نماز میں قرات بلند اواز سے کرے گی اور جماعت کے ساتھ نماز کے وقت عورتوں کے کھڑے رہنے کی جگہ کیا ہے؟

جواب: جب کوئی خواتین کی امامت کرے تو اس کے لیے مشروع ہے کہ وہ قرات کو جہری نمازوں میں بلند اواز سے کرے یہاں تک کہ وہ اسے سنے اور اس سے استفادہ اللہ کے کلام سے استفادہ کریں اور اس کے لیے خاص تعداد کی شرط نہیں ہے لیکن اگر اس کے لیکن اگر اس کے ساتھ ایک ہی خاتون ہو تو وہ اس کے دائیں جانب کھڑی ہو گی

اور اگر زیادہ ہو تو وہ اس کے دائیں اور بائیں جانب کھڑے ہوں گی اور امامت کرنے والے خاتون درمیان میں ہو گی، مجموع فتاوی ابن باز (131/12)۔

س108: نماز میں حرام حرکت کیا ہے؟

جواب: یہ لگاتار زیادہ حرکت ہے مثال کے طور پر نمازی جب کھڑا ہو یا رکوع کی حالت میں یا سجدے کی حالت میں ہو تو وہ زیادہ حرکت کرے یہاں تک کہ نماز اپنی حالت سے نکل جائے تو یہ حرکت نماز کے دوران حرام ہے کیونکہ اس سے نماز باطل ہو جاتی ہے، دیکھئے ک فتاوی ارکان اسلام (ص: 343)۔

س109: نماز میں واجب حرکت کیا ہے؟

جواب: یہ وہ حرکتیں ہیں جن پر نماز کی صحت موقوف ہوتی ہے وہ اس طرح سے کی کوئی شخص اپنے شماغ میں اپنے رومال میں نجاست کو دیکھے اور ایسی صورت میں اس کے اوپر واجب ہو گا کہ وہ حرکت کرے اس کو ختم کرنے کے لیے اور اپنے شماک کو نکالنے کے لیے اور دلیل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرائیل علیہ السلام ائے جب کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے لوگوں کو کی امامت کر رہے تھے تو اپ نے انہیں خبر دی کہ ان کے جوتوں میں گندگی ہے تو اپ نے انہیں نکال دیا وہ اس وقت نماز ہی کی حالت میں تھے اور پھر اپ لگاتار نماز پڑھتے رہے اور مثال کے طور پہ کہ کوئی اسے یہ خبر دیکھی وہ قبلہ کے علاوہ منہ کر کے کھڑا ہوا ہے تو اس پر واجب ہے کہ وہ قبلہ کے جانب رخ کرنے کے لیے حرکت کرے وغیرہ، فتاوی ارکان اسلام (ص: 342)۔

س110: نماز میں مستحب حرکت کیا ہے؟

جواب: یہ وہ حرکت ہے جو کسی مستحب کام کے لیے کیا جائے جیسے کہ کوئی شخص صف کو درست کرنے کے لیے حرکت کرے یا کوئی اپنے سامنے کوئی خالی جگہ دیکھے اس کو پر کرنے کے لیے اگلی صف کی طرف جائے جبکہ وہ نماز ہی کی حالت میں ہو یا کوئی صف سے نکل جائے تو صف کو پوری کرنے کے لیے حرکت کرے یا اس طرح اور حرکات جن کی وجہ سے نماز میں کوئی مستحب کام کیا جاتا ہے کیونکہ یہ نماز کے مکمل کرنے کی وجہ سے ہوتی ہے اور اسی لیے جب ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اور اپ کے بائیں جانب کھڑے ہوئے تو اللہ کے

رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سر کو ان کے پیچھے سے پکڑا اور ان کے انہیں اپنے دائیں جانب کر لیا، فتاوی اسلامیہ ابن عثیمین (287/1)۔

س111: نماز میں مباح حرکت کیا ہے؟

جواب: یہ حاجت کے لیے تھوڑی حرکت یا ضرورت کے لیے زیادہ حرکت ہے رہی بات کم حرکت کی حاجت کی وجہ سے تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا جیسے حرکت کرنا اس وقت جب وہ امامہ بنت زینب کو اپنے گود میں لیے ہوئے تھے جب اپ کھڑے ہوتے تو اسے اٹھا لیتے اور جب اپ سجدہ کرتے تو اسے نیچے رکھ دیتے اور رہی بات ضرورت کے لیے زیادہ حرکت کی تو مثال کے طور پر جو نماز کے متعلق جنگ کی صورت میں اللہ تعالی کا فرمان وارد ہے: ((فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا ۖ فَإِذَا أَمِنتُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَمَا عَلَّمَكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ)) چنانچہ جو شخص نماز پڑھے اور وہ چل رہا ہو تو اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کا عمل زیادہ ہے، فتاوی اسلامیہ ابن عثیمین (287/1)۔

س112: نماز کی حالت میں مکروہ حرکت کیا ہے؟

جواب: یہ بغیر حاجت کے تھوڑی حرکت ہے اور اسی لیے ہم بعض لوگوں کو دیکھتے ہیں جو تھوڑی حرکت کرتے ہیں مگر وہ بغیر حاجت کے ہوتی ہے جیسے کوئی شخص اپنی گھڑی کو چھوئے یا اپنے شماک کو چھوئے اپنے ناک کو یا داڑھی کو یا اس طرح کی اور دیگر چیزیں یہ قسم مکروہ ہے سوائے اس کے کہ زیادہ اور لگاتار ہوں تو یہ حرام ہو گی اور نماز کو باطل کر دے گی، مجموع فتاوی ورسائل ابن عثیمین (428/12)۔

س113: نماز کو باطل کرنے والے حرکتوں کی تعداد کتنی ہوتی ہے؟

جواب: اس کی کوئی متعین عدد نہیں ہے بلکہ وہ حرکت جو نماز کے منافی ہو اور اسے باطل کر دے بیت طور کی جب کسی شخص کو دیکھا جائے کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے تو یہ محسوس ہو کہ گویا وہ نماز میں نہیں ہے یہی وہ حرکت ہے جس سے نماز باطل ہو جاتی ہے اسی لیے علماء رحمہم اللہ نے اسے عرف سے متعین کیا ہے اور انہوں نے کہا کہ جب حرکت

زیادہ ہو جائے اور لگاتار ہو گویا یہ نماز پڑھنے والا نماز نہیں پڑھ رہا تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی، مجموع فتاوی ورسائل ابن عثیمین (311/13)۔

س114: کیا نمازی کے سامنے سے حرمین میں گزرنے سے نماز کٹ جاتی ہے؟

جواب: حدیث میں ہے کہ: ((اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا جان لے کہ اس پر کیا گناہ ہوتا ہے)) متفق علیہ، اس میں مکہ اور مدینہ کا استثنا نہیں ہے اور اگر لوگوں کو منع کرنا اسان نہ ہو تو شاید اپ نفل نماز کو دوسرے وقت کے لیے موخر کر دیں جس میں وہاں پر بھیڑ نہ ہو یا اپ دوسرے جگہ اگے بڑھ جائیں جہاں پہ جگہ مناسب ہو یا اپ نفل کو گھر میں پڑھیں کیونکہ نفل گھر میں پڑھنا افضل ہے مسجد کے مقابلے یہاں تک کہ اگر اپ مکہ یا مدینہ میں کیوں نہ ہوں مجموع اور فتاوی ورسائل ابن عثیمین (319/13)۔

اور شیخ ابن باز کا خیال ہے کہ خاتون کا مسجد حرام میں لوگوں کے سامنے سے مطاف وغیرہ میں گزرنے سے نماز نہیں کٹتی عام اہل علم کے نزدیک اور بعض اہل علم نے اس پر اجماع نقل کیا ہے کیونکہ اس سلسلے میں بچنا بہت پریشانی کا سبب ہے اور غالب طور پر اس سے بچنا ممکن نہیں ہے فتاوی نور علی الدرب ابن باز (344/9)۔

س115: کون کون سے ایسے چیزیں ہیں جو اگر نمازی کے سامنے سے گزر جائیں تو نماز کو کاٹ دیتی ہیں؟

جواب: جو چیز نماز کو کاٹ دیتی ہیں وہ تین ہیں: گدھا، کالا کتا، بالغ عورت اور اس پر ہم یہ کہتے ہیں کہ جب انسان نے سترہ رکھا ہو پھر کوئی شخص اس کے پیچھے سے گزرے تو اس سے اس کی نماز نہیں کٹتی اور اگر اس سے اگے سے اس کے درمیان سے گزر جائے تو وہ نماز کو کاٹ دیں گے اور اس سے نماز باطل ہو جائے گی، مجموع فتاوی اور رسائل ابن عثیمین (320/13)۔

س116: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: (جب کوئی شخص نماز پڑھے کسی چیز کی طرف منہ کر کے جو اس کے لیے سترہ ہو اور کوئی اس کے سامنے سے نکلنے کی کوشش کرے)) تو اپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان اس کے سامنے سے کی کیا مقدار ہو گی؟

جواب: بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ تین ہاتھ کی مقدار ہو گی اور بعض لوگوں نے کہا ہے اس کے سجدے کی اخری جگہ یعنی جہاں اس کی پیشانی ہوتی ہے اور اس کے پیچھے کی جگہ میں اس کا کوئی حق نہیں ہے یہی میرے نزدیک راجح ہے چنانچہ جب کوئی بالغ خاتون اور گدھا اور کالا کتا اس کے اور سترے کے درمیان سے جائے تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی اور اس کا اس کو دہرانا واجب ہو گا اور اگر اس کا کوئی ستھرا نہ ہو اور اس کے اور اس کے سجدے کی جگہ کے درمیان سے گزر جائیں تو اس کی نماز باطل ہو گی رہی بات اگر وہ اس کے سجدے کی جگہ سے دور سے گزریں تو اس پر کچھ بھی نہ ہو گا، مجموع فتاوی ورسائل العثیمین (321/13)۔

س117: کیا نمازی کے لیے نماز کا اس کے وقت سے وضو کے لیے پانی تلاش کرنے میں مشغول ہونے کی وجہ سے تاخیر کرنا جائز ہے؟

جواب: درست یہ ہے کہ نماز کا اس کے وقت سے موخر کرنا کسی بھی صورت میں جائز نہیں ہے اور جب انسان وقت کے نکلنے کا خدشہ محسوس کرے تو وہ جس بھی حالت پہ ہو اسی حالت میں نماز پڑھ لے کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے: ((بے شک نماز مومنوں پر وقت کے ساتھ فرض ہے)) مجموع فتاوی ورسائل ابن عثیمین (20/12)۔

س118: جب نماز کے لئے اقامت دی جائے تو کیا سننے والے کے لیے اذان کی طرح متابعت مشروع ہے؟

جواب: اقامت میں متابعت کے سلسلے میں ایک حدیث ابوداؤد نے تخریج کی ہے لیکن ضعیف ہے اس سے دلیل نہیں ملتی اور راجح یہ ہے کہ اس کی متابعت نہیں کی جائے گی، مجموع فتاوی اور رسائل ابن عثیمین (201/12)۔

س119: جو شخص گھڑی کا ٹائم اپنی ڈیوٹی کے ٹائم پر رکھتا ہے اور جب اٹھتا ہے تو فجر کی نماز پڑھ لیتا ہے اس کے وقت کے نکل جانے کے بعد تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: وہ اس ایسا کرنے کی وجہ سے بغیر شک کے گنہگار ہو گا اور وہ ان لوگوں میں سے ہو گا جو اخرت پر دنیا کو ترجیح دیتے ہیں اور اس کی یہ نماز درست نہ ہو گی اور نہ ہی قبول کی جائے گی اور نہ ہی اس کی ذمہ داری اس سے ختم ہو گی

اور اس سے قیامت کے دن اس کے بارے میں حساب لیا جائے گا اور اسے چاہیے کہ وہ اللہ سے توبہ کرے اور وہ اٹھے اور نماز پڑھے پھر ڈیوٹی کے لیے جانے سے پہلے تک سو جایا کرے، مجموع فتاوی اور رسائل ابن عثیمین (22/12)۔

س120: اذان یا امامت دونوں میں افضل کیا ہے؟

جواب: یہ مسئلہ اہل علم کے نزدیک محل خلاف ہے اور میرے نزدیک صحیح یہ ہے کہ اذان افضل ہے امامت سے اذان کی فضیلت کے سلسلے میں وارد حدیثوں کے عموم کی وجہ سے جیسے اپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ((اگر لوگ جان لیں کہ اذان اور پہلے صف میں کیا فضیلت ہے تو وہ اگر قرعہ اندازی کے علاوہ کوئی اور حل نہ پائیں تو قرعہ اندازی ضرور کریں گے)) متفق علیہ اور اپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ((موذن قیامت کے دن لوگوں میں سب سے لمبی گردن والے ہوں گے)) اس کی روایت امام مسلم نے کی ہے چنانچہ امامت میں افضیلت ہے لیکن اذان میں افضیلت زیادہ کشادہ زیادہ بڑا اور زیادہ عظیم ہے مجموع فتاوی ورسائل ابن عثیمین (159/12)۔

س121: مسافروں کے حق میں اذان کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ مسئلہ محل خلاف ہے اور درست بات یہ ہے کہ مسافروں پر اذان واجب ہے وہ اس لیے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک ابن حیرت اور ان کے ساتھیوں سے کہا تھا جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی شخص تمہارے لیے اذان دے متفق علیہ اور وہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد کی صورت میں ائے تھے اور اپنے گھر والوں کی طرف سفر کر کے جا رہے تھے اور اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان اور اقامت نہیں چھوڑی نہ ہی اقامت کی حالت میں نہ ہی سفر کی حالت میں، مجموع فتاوی ورسائل ابن عثیمین (160/12)۔

س122: بعض مقتدیوں کا موذن کے قول قد قامت صلاۃ کے وقت اقامہ اللہ کہنا کا کیا حکم ہے؟

جواب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جب موذن قد قامت کہتا تو اپ اقام اللہ کہتے لیکن یہ حدیث ضعیف ہے اس سے دلیل نہیں نکلتی، مجموع فتاوی ورسائل ابن عثیمین (201/12)۔

س123: اذان اور اقامت کا منفرد کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: سنت ہے واجب نہیں ہے کیونکہ اس کے پاس کوئی ایسا شخص نہیں ہے جسے وہ پکارے لیکن اگر ایسا کرے تو افضل ہوگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی وجہ سے کہ :(تمہارا رب بکری کے چرواہے سے یہ پسند کرتا ہے کہ جو پہاڑ کی چوٹی پہ ہو اور نماز کے لیے اذان دے اور نماز پڑھے اور اللہ تعالی کہتا ہے میرے اس بندے کو دیکھو اذان دے رہا ہے نماز کے لیے اقامت کہہ رہا ہے اور مجھ سے ڈر رہا ہے میں نے اسے بخش دیا اور اس کو جنت میں داخل کر دیا)اس کی روایت امام احمد نے کی ہے، مجموع فتاوی ورسائل العثیمین (161/12)۔

س124: مجھے سا سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے اور بال اور کپڑا نہ موڑنے کا حکم دیا گیا ہے کیا یہ صحیح حدیث ہے اور اس کا معنی کیا ہے؟

جواب: یہ حدیث صحیح ہے اور مراد یہ ہے کہ کوئی شخص نماز کی حالت میں اپنے کپڑے کو نہ موڑے کیونکہ نمازی کو چاہیے کہ وہ اپنے کپڑے کو اس کے حال پہ چھوڑے رکھے اور اسے زمین سے نہ اٹھائے اور نہ ہی اپنے استینوں کو اور اپنے بال وغیرہ کو چھوئے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے مجھے ساتھ ہڈیوں پر سجدہ کرنے اور بال اور کپڑے کو نہ چھونے کا حکم دیا گیا ہے اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے، دیکھئے: مجموع فتاوی ورسائل ابن عثیمین (305/12)۔

س125: مسجد میں نماز کے لیے جگہ خاص کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر جس شخص نے جگہ خاص کی ہے وہ مسجد سے نکل گیا ہو تو یہ حرام ہے سوائے اس کے کہ جلدی مکمل کرنے والے حاجت کی وجہ سے گیا ہو جیسے کہ وضو کے تجدید وغیرہ کے لیے گیا ہوں بعض علماء کہتے ہیں کہ جب کوئی شخص جگہ خاص کرے اور دنیاوی حاجت کی وجہ سے باہر نکل جائے پھر واپس ائے پھر اس کے اس جگہ میں اس کی نماز درست نہ ہوگی رہی بات اگر وہ مسجد کے اندر ہی کسی مقصد کی خاطر ہو جیسے درس سننا وغیرہ تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن وہ واپسی کے وقت یہ خیال رکھے کہ لوگوں کو تکلیف نہ دے، مجموع فتاوی و رسائل ابن عثیمین (393/12)۔

س126: نماز وغیرہ میں بول کر نیت کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: بول کر نیت کرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم صالح کے زمانے میں معروف نہیں تھا یہ ایسی چیز ہے جسے بعد کے لوگوں نے ایجاد کیا ہے اور اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ نیت کا محل دل ہے اور اللہ تعالی اپنے بندوں کے دلوں کی باتوں کو جانتا ہے، مجموع فتاوی ورسائل ابن عثیمین (442/12)۔

س127: جب کوئی شخص نماز پڑھنے کے لیے ائے اور جماعت فوت ہوگئی ہے اور وہ کسی شخص کو دیکھے جو تنہا نماز پڑھ رہا ہے تو کیا اس کی امامت میں نماز پڑھے گا؟

جواب: جائز ہے کہ وہ اس شخص کے ساتھ جو اکیلا نماز پڑھ رہا ہے داخل ہو جائے اور یہ نیت کرے کہ وہ اس کا امام ہوگا اور اس سے پوچھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ وہ کون سے نماز پڑھ رہا ہے بلکہ وہ اس نماز کی نیت سے داخل ہو جائے جو وہ پڑھنا چاہتا ہے پھر اگر وہ نماز اس کے نماز کے موافق ہو تو ٹھیک ہے ورنہ وہ اپنی نماز کو اپنی نیت کے مطابق مکمل کرے مجموع فتاوی ورسائل ابن عثیمین (447/12)۔

س128: میں جب کوئی نماز کوشش کرنے کے باوجود بھی قبلہ کے علاوہ سمت میں پڑھ کر مکمل ہو جائے اور بعد میں معلوم ہو تو اس کا کیا حکم ہے کیا مسلمان ملک یا کافر ملک میں ہونے کی وجہ سے اس کا کوئی فرق ہوگا؟

جواب: اگر کوئی شخص سفر میں ہو یا کسی ایسے ملک میں ہو جہاں پہ کوئی اس کو قبلہ کی جانب رہنمائی کرنے والا نہ ملے تو اس کا نام اس کی نماز صحیح ہوگی جب اس نے قبلہ کو تلاش کرنے کی کوشش کی ہو پھر اگر اسے پتہ چلا ہو کہ اس نے غیر قبلہ کی طرف نماز پڑھا ہے رہی بات اس کی کہ جب وہ مسلمانوں کے شہر میں ہو تو اس کی نماز درست نہ ہوگی کیونکہ اس کے لیے ممکن ہے کہ وہ کسی شخص سے قبلہ کے بارے میں پوچھے جیسا کہ اس کے لیے ممکن ہے کہ وہ مسجدوں کو دیکھ کر کے قبلہ معلوم کر سکے، مجموع فتاوی ابن باز (420/10)۔

س129: اگر کوئی شخص مسجد میں داخل ہو اور اس کی جماعت فوت ہوگئی ہے اور اس نے کسی شخص کو نفل پڑھتے ہوئے پایا تو کیا اس کے ساتھ داخل ہوگا؟

جواب: اس کے لیے جائز ہے ایسا کرنا معاذ رضی اللہ عنہ کے قصہ کی وجہ سے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے پھر اپنی قوم کے پاس جا کر اپنی قوم کو وہ نماز امام بن کر پڑھاتے تھے جیسا کہ متفق علیہ روایت ہیں

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ میں سے کچھ لوگوں کو نماز خوف پڑھائی دو رکعت پھر ان کو ساتھ سلام پھیر دیا پھر دوسرے لوگوں کو نماز پڑھائی دو رکعت پھر ان کے ساتھ سلام پھیر دیا اس کی روایت امام ابو داؤد نے کی ہے اور اپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری رکعت میں نفل پڑھ رہے تھے، فتاوی لجنہ دائمہ 403/7۔

س130: جب کئی ایک خواتین جمع ہو جائیں تو کیا ان کے لیے باجماعت نماز پڑھنا جائز ہے؟

جواب: خواتین کے لیے باجماعت نماز پڑھنا جائز ہے اور ان کی امامت کرنے والی خاتون ان کے درمیان میں کھڑی ہو گی اور کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ جہری نماز میں بلند اواز سے قرات کرے اگر اسے مرد نہیں سن رہے ہوں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ام ورقہ کو حکم دیا تھا کہ وہ اپنے گھر کی خواتین کی امامت کرائیں فتاوی لجنہ دائمہ - 2(253/6)۔

س131: اذان اور اقامت بلا طہارت دینے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اذان اور اقامت بغیر طہارت کے صحیح ہوں گے اور افضل یہ ہے کہ موذن اور اقامت دینے والا طہارت کی حالت میں ہو، مجموع فتاوی ابن باز (338/10)۔

س132: جلسہ استراحت کیا ہے اور اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: جلسہ استراحت امام اور ماموم اور منفرد سب کے لیے پہلی رکعت اور تیسری رکعت کے بعد مستحب ہے بی طور کی وہ اپنے بائیں پیر کو بچھا کر اس پہ بیٹھے اور دائیں پیر کو کھڑا رکھے جس طرح سے کہ وہ دونوں سجدوں کے درمیان کرتا ہے اور افضل یہ ہے کہ وہ جلسے اصراحت بیٹھے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا اور بعض اہل علم نے کہا ہے کہ یہ جلسہ بڑے عمر کی وجہ سے یا بیماری کی وجہ سے کیا جائے گا لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ مطلق طور پر سنت ہے اس کے سلسلے میں نس وارد ہے اگرچہ نماز پڑھنے والا نوجوان اور تندرست ہی کیوں نہ ہو یہ صحیح قول کے مطابق مستحب ہے اور یہ مختصر اور ہلکا سا جلسہ ہے اس میں کوئی ذکر اور دعا وارد نہیں ہے مشروع نہیں ہے اور جو اسے چھوڑ دے تو اس پر بھی کوئی حرج نہیں ہے، مجموع فتاوی ابن باز (67/11)۔

س133: جب کوئی خاتون مغرب سے پہلے یا عشاء کے وقت سے پہلے پاک ہو جائے تو اس پر کیا واجب ہو گا؟

جواب: جب کوئی شخص حیض یا نفاس سے نماز کے ضروری وقت کے نکلنے سے پہلے پاک ہو جائے تو اسے اس نماز اور اس کے پہلے کی نماز جو اس کے ساتھ جمع کی جا سکتی ہے ان کا کا پڑھنا لازم ہو گا چنانچہ جو خاتو سورج کے غروب ہونے سے پہلے پاک ہو جائے تو اسے عصر اور ظہر دونوں پڑھنا ہو گا اور جو فجر ثانی سے پہلے پاک ہو جائے اسے عشاء اور مغرب دونوں پڑھنا ہو گا اور جو طلوع شمس سے پہلے پاک ہو اسے نماز فجر پڑھنا لازم ہو گا، فتاوی لجنہ دائمہ - (161/6)1۔

س134: جب نماز کا وقت داخل ہو جائے اور خاتون طہارت کی حالت میں ہوں مگر نماز نہ پڑھی ہوں پھر ناپاک ہو جائے تو ان پر کیا واجب ہو گا؟

جواب: اس پر واجب ہو گا کہ جب وہ پاک ہوں تو اس نماز کی قضا کریں جس کے وقت میں وہ ناپاک ہوئی تھیں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے جس نے نماز کی ایک رکعت پالی تو اس نے نماز کو پالیا متفق علیہ چنانچہ جب خاتون نماز کے وقت سے ایک رکعت کی مقدار پالی پھر وہ ناپاک ہو گئی نماز پڑھنے سے پہلے تو وہ جب پاک ہوں گے تو انہیں اس کی قضا لازم ہو گی دیکھا جائے مجموع فتاوی ورسائل ابن عثیمین (218/12)۔

س135: جس شخص کے شرمگاہ کا کچھ حصہ دوران نماز ظاہر ہو جائے اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس سلسلے میں تفصیل ہے اگر یہ چیز جو ظاہر ہوئی ہے وہ زیادہ ہو تو وہ نماز دہرائے گا اور اگر تھوڑا ہو اور اس نے ایسا جان بوجھ کر نہ کیا ہو تو اس کی نماز درست ہو گی انشاءاللہ حضرت عمر بن سلمہ رضی اللہ عنہ کے حدیث کی وجہ سے کہ وہ چھوٹے تھے اور اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے جب سجدہ کرتے تھے تو ان کی شرمگاہ کا کچھ حصہ کھل جایا کرتی تھی تو صف کے پیچھے سے خواتین انہیں دیکھتی اور وہ نماز کو نہیں دہراتے تھے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھا جو اس بات پر دلیل ہے کہ اگر شرمگاہ کا کچھ حصہ نظر آجائے اگر وہ تھوڑا ہو اور ارادی طور پر نہ ہوا ہو تو اس کی نماز درست ہو گی رہی بات اس شخص کی جو جان بوجھ کر ایسا کرے تو اس کی نماز باطل ہو گی اور اگرچہ کھلا ہوا حصہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو اور اسی طرح اگر اس نے جان بوجھ کر نہ کیا ہو اور ظاہر ہونے والا حصہ زیادہ ہو تو وہ نماز کو دہرائے گا شرط کے نہ پائے جانے کی وجہ سے، مجموع فتاوی شیخ صالح الفوزان (257/1)۔

س136: جب کوئی ادمی یا عورت نماز پڑھے اور ان کے لباس میں تصویر ہو تو اس کے نماز کا کیا حکم ہو گا؟

جواب: جن کپڑوں میں جانداروں کی تصویریں ہوں ان میں نماز جائز نہیں ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عائشہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک ایسا پردہ دیکھا جس میں تصویریں تھیں تو اپ ناراض ہوئے اور اپ نے اسے پھاڑ دیا تھا اور کہا تھا: ((بے شک ان تصویروں والے لوگ قیامت کے دن عذاب دیے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا تم انہیں زندہ کرو جن کو تم نے بنایا تھا)) متفق علیہ اور جب اپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کے دیوار میں تصویروں کو دیکھا تھا تو اپ نے اسے مٹا دیا تھا اور اپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں تصویروں کو رکھنے سے منع کیا اور علی رضی اللہ عنہ سے کہا تھا: ((تم کوئی بھی تصویر مٹائے بغیر نہ چھوڑنا اور نہ ہی کوئی قبر جو اٹھی ہوئی ہے اسے برابر کیے بغیر چھوڑنا)) اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے خلاصہ یہ ہے کہ جس کپڑے میں تصویریں ہوں ان میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے اسی طرح سے کسی مومن خاتون کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بچوں کے لیے ایسے کپڑے بنائیں جس میں تصویریں ہوں اور اگر سر کو ختم کر دیا جائے تو کافی ہو گا اور اگر سر پر کوئی ٹکڑا یا دھاگہ وغیرہ چلا دیا جائے جس سے وہ چھپ جائے تو بھی کوئی حرج نہیں ہے اس طرح سے جس چیز سے روکا گیا ہے وہ حکم وہ چیز ختم ہو جائے گی، فتاوی نور علی الدرب ابن باز(280/7)۔

س137: نماز میں التفات کی کتنی قسمیں ہیں ہر ایک کا حکم بیان کریں؟

جواب: نماز میں شیطان کے وسوسے سے اللہ کی پناہ مانگنے کے لیے کسی طرف مڑنا میں کوئی حرج نہیں ہے بلکہ وہ سخت حاجت کے وقت مستحب ہے صرف سر کے ذریعے سے ہونا چاہیے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان ابن ابی العصقفی کو حکم دیا تھا جب انہوں نے اپ صلی اللہ جب انہوں نے اپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شیطان کے وسوسے کے پانے کی شکایت کی تھی تو اپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا تھا کہ وہ اپنے بائیں جانب تین مرتبہ تھکیں اور اللہ تعالی کی شیطان کے شر سے پناہ چاہیں تو انہوں نے ایسا کیا تھا تو اللہ تعالی نے ان کو اس سے شفا عطا کیا تھا رہی بات بغیر سبب کے نماز میں یہاں وہاں متوجہ ہونے کی تو وہ مکروہ ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اپ سے پوچھا گیا تھا تو اپ نے کہا تھا کہ: ((وہ شیطان کی چوری ہے جو انسان کی نماز میں سے شیطان چوری کرتا ہے)) اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے، مجموع فتاوی ابن باز(130/11)۔

س138: جہاز میں فرض نماز ادا کرنے کی کیا کیفیت ہے؟

جواب: جہاز میں فرض نماز ادا کرنے کی کیفیت یہ ہے کہ نمازی قبلہ رخ ہو کر کھڑا ہو اور تکبیر کہے سورہ فاتحہ پڑھے اور اس سے پہلے جن چیزوں کا پڑھنا مسنون ہے دعائے استفتاح وغیرہ یا اس کے بعد جو سورت وغیرہ پڑھنی ہو پھر رکوع کرے پھر رکوع سے سر اٹھائے پھر سجدہ کرے اگر سجدے کی گنجائش نہ ہو تو بیٹھ جائے اور بیٹھ کر اپنے سجدے کو اشارے کے طور پر کرے اور اسی طرح سے کرے یہاں تک کہ وہ نماز مکمل کر لے اور وہ اس پوری حالت میں قبلہ رخ ہو، فتاوی ارکا اسلام ابن عثیمین (ص:380)۔

س139: جہاز میں نماز کا وہ واجب ہوتی ہے؟

جواب: نماز اس وقت واجب ہوتی ہے جب اس کا وقت داخل ہو جائے لیکن اگر وہ جہاز میں نماز پڑھنے کے طاقت نہ پائے اور اگر نماز کا وقت نکلنے سے پہلے جہاز کے اترنے کا امکان ہو یا اس کے بعد والی نماز جس کے ساتھ اس کو جمع کیا جانا ہو اس کا وقت نکلنے سے پہلے جہاز اترنے کا امکان ہو مثال کے طور پر اگر جہاز جدہ سے سورج کے غروب ہونے سے پہلے نکلی اور فضا میں رہتے ہوئے ہی سورج غروب ہو گیا تو وہ مغرب کی نماز نہیں پڑھے گا یہاں تک کہ جہاز ایئرپورٹ پر اتر جائے اور وہ اس سے باہر اجائے اور اگر اس کے وقت کے نکلنے کا خوف کھائے تو وہ اس کے عشاء کے ساتھ جمع تاخیر کرنے کی نیت کر لے اور ان دونوں کو جہاز سے اترنے کے بعد پڑھ لے اگر جہاز چلتا ہی رہے یہاں تک کہ عشاء کے وقت کے نکلنے کا بھی خدشہ ہو رات کے درمیانی حصے تک تو وہ انہیں جہاز ہی میں وقت کے نکلنے سے پہلے ادا کرلے گا، مجموع فتاوی ورسائل العثیمین (294/15)۔

س140: کیا خواتین کے لیے اخری صف مطلق طور پر افضل ہے؟

جواب: ظاہر یہ ہے کہ یہ عام نہیں ہے اور اگر خواتین مردوں سے الگ کسی خاص جگہ پر ہوں تو ان کے حق میں بہتر یہ ہے کہ وہ پہلی صفوں میں بیٹھنے کا اہتمام کریں کیونکہ اخری صفوں کے ان کے لیے بہتر ہونے میں حکمت ان کا مردوں سے دور ہونا ہے چنانچہ جب وہاں پہ مرد نہ ہوں تو وہ اصل پر باقی رہیں گی اور ان کے اوپر واجب ہو گا کہ وہ پہلی

صفوں کو مکمل کریں اور خالی جگہوں کو پر کریں مردوں ہی کی طرح اس سلسلے میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد احادیث کے عموم کی وجہ سے، مجموع وفتاوی ورسائل عثیمین (23/13) مجموع فتاوی ابن باز (146/25)۔

س141: کیا جائز ہے کہ میں کھڑے ہونے کی طاقت ہونے کے باوجود نفلی نماز بیٹھ کر ادا کروں؟

جواب: سبھی نفل نمازوں کے لیے انسان چاہے تو بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے اور اس کے لیے ادھا اجر ہوگا اور اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو یہ افضل ہے اور اس کے لیے مکمل اجر ہوگا، مجموع فتاوی ابن باز (63/30)۔

س142: نماز کے بعد دعا کے لیے ہاتھ اٹھانے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ہاتھوں کا اٹھانا دعا کی قبولیت کے اسباب میں سے ہے رہی بات فرض نمازوں کے بعد تو ایسا اپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے کبھی نہیں کیا لیکن نوافل کے بعد دعا کے وقت دونوں ہاتھوں کو اٹھانے کے مشروعیت سے متعلق دلیلوں کے عموم کی وجہ سے جب اسے کوئی بعض وقت کرے اور بغیر ہمیشگی برتے اس کو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، فتاوی ابن باز (43/30)۔

س143: نماز میں انکھوں کو اوپر اٹھانے کا کیا حکم ہے دلیل کے ساتھ بتائیں؟

جواب: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی حالت میں انکھوں کو اسمان کی طرف اٹھانے سے منع کیا ہے اور اس پر اپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعید فرمائی ہے چنانچہ صحیح بخاری وغیرہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((لوگوں کو کیا ہو گیا ہے وہ اپنے نظروں کو اسمان کی طرف دوران نماز اٹھاتے ہیں اس سلسلے میں اپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سخت باتیں کہیں یہاں تک کہ اپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ لوگوں کو اس سے بعض اجانا چاہیے یا یہ کہ اللہ ان کے نظروں کو ختم کردے)) اس کی روایت امام بخاری نے کی ہے یہ سخت وعید ہے جو تحریم پر دلالت کرتی ہے لیکن اس سے نماز باطل نہیں ہوتی فتاوی لجنہ دائمہ-1(22/7)۔

س144: ادمی اور عورت کے لیے کیا مسنون ہے جب امام نماز میں غلطی کا شکار ہو جائے دلیل کے ساتھ بیان کریں؟

جب امام نماز میں غلطی کا شکار ہو جائے تو اور مردوں کے لیے مشروع ہے کہ وہ اسے تسبیح کے ذریعے سے تنبیہ کریں اور خواتین کے لیے مشروع ہے کہ وہ تالی بجا کر تنبیہ کریں جیسے کہ اس سلسلے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنت وارد ہے، مجموع فتاوی ابن باز(151/4)۔

س145: تلاوت والے سجدوں میں نمازی کیا کہے اور اس کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: تلاوت والے سجدوں میں وہی ذکر اور دعا مشروع ہے جو نماز کے سجدوں میں مشروع ہے احادیث کے عموم کی وجہ سے اور انہی میں سے یہ دعا: اللهم لك سجدت وبك آمنت ولك أسلمت، سجد وجهي للذي خلقه وصوره وشق سمعه وبصره تبارك الله أحسن الخالقين بھی ہے اسے امام مسلم نے اپنی صحیح میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے وہ یہ ذکر نماز کے سجدوں میں کہا کرتے تھے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث سے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ اپ نے تلاوت کے سجدے میں یہ دعا: اللهم اكتب لي بها عندك أجرًا، وضع عني بها وزرًا، واجعلها لي عندك ذخرًا، وتقبَّلها مني كما تقبَّلتها من عبدك داود عليه السلام پڑھی اور اس سلسلے میں واجب یہی ہے کہ سبحان ربی الاعلی پڑھا جائے، مجموع فتاوی ابن باز(407/11) اور اس کی فضیلت میں صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے وارد ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((جب بندہ سجدے کی ایت پڑھتا ہے اور سجدہ کرتا ہے تو شیطان الگ ہو کر روتا ہے اور کہتا ہے اس کی بربادی ہو اسے حکم دیا گیا سجدے کا اور اس نے سجدہ کیا تو اس کے لیے جنت ہے اور مجھے سجدے کا حکم دیا گیا تو میں نے انکار کیا تو میرے لیے جہنم ہے))۔

س146: جب نمازی ایک سے زیادہ بار غلطی کا شکار ہو جائے یا ایک سے زیادہ واجب چھوڑ دے تو کیا سہو کا ایک سجدہ اس کے لیے کافی ہوگا؟

جواب: ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں جب نماز سے دو غلطیاں ہو جائیں یا اس سے زیادہ غلطیاں ایک ہی جنس سے ہو جائیں تو دو سجدے ہی تمام غلطیوں کی طرف سے کافی ہوں گی اسی طرح سے اگر سہو الگ الگ جنس سے ہوں یہی اکثر اہل علم کا قول ہے، دیکھیے المغنی از ابن قدامہ(30/2)۔

س147: وتر کی نماز کا وقت کب شروع ہوتا ہے اور کب ختم ہوتا ہے اس کا حکم کیا ہے اس کی سب سے کم مقدار اور سب سے زیادہ مقدار کیا ہے؟

جواب: نماز وتر کا وقت نماز عشاء سے طلوع فجر کے درمیان ہوتا ہے اور وتر سنت موکدہ ہے اس کا چھوڑنا مناسب نہیں ہے اور انسان کو چاہیے کہ جب وہ اس بات کا خدشہ محسوس کرے کہ وہ رات کے اخری حصے میں نہیں اٹھ پائے گا تو وہ سونے سے پہلے وتر ادا کرلے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہ کو وصیت کی تھی کہ وہ سونے سے پہلے وتر پڑھ لیں متفق علیہ اور اگر اخری رات میں اٹھنے کی چاہت ہو تو وہ وتر کو رات کے اخری حصے تک موخر کریں کیونکہ رات کے اخری حصے کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور اس کی سب سے کم رکعت ایک رکعت ہے اور سب سے زیادہ رکعت 11 رکعت ہے، فتاوی ورسائل ابن عثیمین(210/20)۔

س148: نماز کو باطل کرنے والے کیا کیا چیزیں ہیں؟

جواب: نماز کو باطل کرنے والی درج ذیل چیزیں ہیں:

1-جب انسان کوئی رکن شرط جان بوجھ کر یا غلطی سے چھوڑدے یا کوئی واجب جان بوجھ کر چھوڑدے۔

2-بغیر ضرورت کے زیادہ حرکت۔

3-جان بوجھ کر شرمگاہ کا کھولنا۔

4-بات چیت ہنسنا کھانا پینا جان بوجھ کر۔

مختصر الفقہ الاسلامی في ضوء القران والسنة صفحہ نمبر 492۔

س149: شفاف کپڑے میں نماز پڑھنے کا حکم؟

جواب: اگر کپڑا اس طرح سے ہو کہ اس سے چمڑا نہ چھپتا ہو شفاف ہونے کی وجہ سے یا بالکل باریک ہو تو اس میں ادمی کی نماز درست نہ ہوگی الا یہ کہ اس کے نیچے پاجامہ یا ظہار ہو جو ناف اور گھٹنے کے درمیان کی چیزوں کو چھپائے ہوئے ہو رہی بات ایسے کپڑے کے نیچے چھوٹے پاجامے کی تو یہ کافی نہ ہوگا اور ادمی کو چاہیے اگر اس تاریخ کے کپڑے

میں نماز پڑھے اس پر بنی عین ہو یا کوئی ایسی چیز ہو جو اس کے دونوں کندھوں کو یا ان میں سے ایک کو ڈھانپے رکھے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ((تم میں سے کوئی شخص صرف ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے بایں طور کی اس کے دونوں کندھوں پر کچھ بھی نہ ہو)) اس کی صحت پر اتفاق ہے، فتاوی اسلامیہ ابن باز (271/1)۔

س150: جس شخص نے بیٹھ کر فرض نماز ادا کی وہ کسی بیماری یا اور وجہ سے معذور تھا تو کیا اس کا ثواب کم ہو گا؟

جواب: امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو شخص فرض نماز میں کھڑے ہونے سے عاجز ہو تو وہ بیٹھ کر نماز پڑھے گا اور اسے دہرانے کی ضرورت نہیں ہے ہمارے اصحاب کا کہنا ہے کہ اس کا ثواب قیام کی حالت کے ثواب سے کم نہیں ہو گا کیونکہ وہ معذور ہے اور صحیح بخاری میں ثابت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((جب کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر کرتا ہے تو اس کے لیے وہ سارے ثواب اور اجر لکھے جاتے ہیں جنہیں وہ صحت اور اقامت کی حالت میں کیا کرتا تھا)) اس کے تخریج امام مسلم نے کی ہے، المجموع: (310/4)۔

س151: جو شخص کرسی پر نماز پڑھے بایں طور کہ وہ کھڑے ہونے کی طاقت نہ رکھتا ہو لیکن رکوع اور سجدہ کرنے کی طاقت رکھتا ہو تو اسے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: ایسا شخص قیام کی حالت میں نہیں بیٹھے گا سوائے عاجزی کی صورت میں اور اس پر رکوع اور سجدہ زمین پر کرنا واجب ہو گا اور وہ دونوں سجدوں کے درمیان اور تشہد کے وقت بیٹھے گا اگر زمین پر بیٹھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو کرسی پر بیٹھے گا جبکہ ہم بعض نمازیوں کو دیکھتے ہیں کہ جب وہ قیام کی طاقت نہیں رکھتے تو وہ بیٹھ جاتے ہیں اور رکوع اور سجدہ بھی کرسی پر کرتے ہیں حالانکہ وہ زمین پر سجدہ کرنے کی طاقت رکھتے ہیں تو ایسے شخص کی نماز درست نہ ہو گی اگر ایسی حالت ہے تو۔

س152: کرسی پر نماز پڑھنے والے شخص کے لیے صف بندی کا کیا ضابطہ ہو گا؟

جواب: جو شخص اپنی مکمل نماز بیٹھ کر ادا کرتا ہو تو اس کی صف بندی اس کے بیٹھ نیکی جگہ سے ہو گی چنانچہ وہ صف سے نہ اگے بڑھے گا اور نہ پیچھے ہو گا کیونکہ وہی وہ جگہ ہے جہاں پہ بدن کو قرار ہوتا ہے اور اس سلسلے میں اگے

بڑھنے اور نہ بڑھنے میں قیام کرنے والے کے لیے اس کی ایڑی کا اعتبار ہوگا جو کہ اس کے قدم کا پچھلا حصہ ہے نہ کہ تخنہ ???? دیکھئے: الموسوعة الفقهية (21/6)۔

اور جو شخص اپنے بعض نماز کو بیٹھ کر ادا کرے اور بعض کو کھڑے ہو کر تو وہ صف کے سیدھی کرنے کی کوشش کرے گا بغیر اپنے پیچھے نماز پڑھنے والے لوگوں کو پریشان کیے ہوئے۔

س 153: کرسی پر نماز پڑھنے والا اپنے دونوں ہاتھوں کو رکوع اور سجدے کی حالت میں کہاں رکھے گا؟

جواب: جو شخص زمین یا کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہو اس کے لیے واجب یہ ہے کہ وہ اپنے سجدے کو رکوع سے زیادہ جھکائے اور اس کے لیے سنت یہ ہے کہ وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھے رکوع کی حالت میں رہی بات سجدے کی حالت کی تو اس کے لیے واجب ہے کہ وہ انہیں زمین پر رکھے اگر استطاعت ہو تو اور اگر استطاعت نہ ہو تو انہیں اپنے گھٹنوں پر رکھے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ اپ نے فرمایا مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے پیشانی پھر اپ نے اپنے ہاتھ سے ناک کی طرف اشارہ کیا دونوں ہاتھ دونوں گھٹنے اور دونوں قدموں کے سرے متفق علیہ اور جو شخص اس سے عاجز ہو اور کرسی پر نماز پڑھے تو اس سلسلے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ اللہ رب العالمین کا فرمان ہے: ((تم اللہ تعالی سے ڈرو جتنی تمہارے اندر طاقت ہو)) اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ((جب میں تمہیں کوئی حکم دوں تو تم جتنی طاقت ہو اتنی ادا کرو)) متفق علیہ، مجموع فتاوی ابن باز (245/12)۔

س 154: نمازی اور اس کے سترے کے درمیان سے گزرنے کا کیا حکم ہے؟

مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ نمازی کے اور اس کے سترے کے درمیان سے گزرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا جان لے کہ اس پر کیا سزا ہے تو اگر وہ 40 سال تک کھڑا رہے اس کے لیے بہتر ہے بنسبت اس کے کہ اس کے سامنے سے گزرے متفق علیہ یہ نمازی کے سامنے سے گزرنے کے بڑا جرم ہونے پر دلیل ہے اور اگر اس کا ستھرا نہ ہو تو وہ اس کے قریب سے اس کے سامنے سے نہیں گزرے گا لیکن دور سے گزرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، فتاوی نور علی الدرب ابن باز (331/9)۔

س155: کیا جو شخص چھینکے یا اسے جمع ہی ائے نماز کی حالت میں اللہ کی حمد بیان کرے گا یا شیطان رجیم کی شر سے اللہ کی پناہ چاہے گا؟

جواب: رہے بات چھینک کے تو جب کوئی شخص چھینکے اور وہ نماز کی حالت میں ہو تو وہ الحمدللہ کہے گا جیسے کہ اس سلسلے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دلیل وارد ہے جب کوئی شخص چھینکے تو وہ الحمدللہ کہے اور وہ اپنے اور اپنے نفس کے درمیان کہے اس سے اسے کوئی نقصان نہ ہوگا رہی بات جمع ہی کی تو کوئی چیز نہیں کہے گا بلکہ وہ حسب استطاعت اس کو دبانے کی کوشش کرے گا اور اپنے ہاتھ کو اپنے منہ پر رکھے گا جیسے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے اور اپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت پناہ مانگنے کا ذکر وارد نہیں ہے بلکہ وہ لوگوں کے کام ہیں کیونکہ لوگوں نے جب دیکھا کہ جماعہ شیطان کی طرف سے ہوتی ہے تو وہ اس سے پناہ مانگنے لگے ورنہ ہم نہیں جانتے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جماہی کے وقت اللہ سے پناہ مانگنے کی مشروعیت میں کوئی نص وارد نہیں ہے، مجموع فتاوی ابن باز (199/26)۔

س156: جب مسافر مقیم کی امامت میں نماز پڑھے اور اس کے ساتھ اس کے نماز کا اخری حصہ پائے تو کیا اسے چار مکمل کرے گا یا قصر کرے گا؟

جواب: جو شخص مقیم کی امامت میں نماز ادا کرے اور وہ مسافر ہو تو اس پر واجب ہے کہ وہ نماز کو مکمل کرے چاہے وہ نماز کو شروع سے پائے یا نماز کی اخری دو رکعتیں پائیں یا نماز کی ایک رکعت پائے یا یہاں تک کہ اگر وہ صرف اخری تشہد پائے تو اس پر نماز کا پورا کرنا واجب ہوگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان: ((جو تم نماز پاؤ اسے پڑھ لو اور جو فوت ہو جائے اسے مکمل کرو)) متفق علیہ، مجموع فتاوی ورسائل ابن عثیمین (420/15)۔

س157: جب مسافر کسی جماعت کے ساتھ داخل ہو وہ عشاء کی نماز پڑھ رہے ہوں اور اس نے ابھی مغرب کی نماز نہ پڑھی ہو تو وہ کیا کرے گا؟

جب کوئی شخص مغرب کی نماز کو سفر کے دوران عشاء کے وقت تک موخر کر دے تو اس کے اوپر واجب ہے کہ وہ پہلے مغرب کی نماز پڑھے چنانچہ اگر وہ عشاء کی نماز پڑھ رہے امام کے ساتھ داخل ہو تو وہ مغرب کی نماز کی نیت سے اس میں داخل ہوگا اور تیسری رکعت میں بیٹھ جائے گا اور اس کی نماز صحیح ہوگی فتاوی اللجنۃ الدائمۃ (139/8)۔

س158: نہی کے وقت میں تحیۃ المسجد پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: سبب والی نمازوں کا نہ کے وقت میں پڑھنے کے سلسلے میں کوئی حرج نہیں ہے علماء کے دو قول میں سے صحیح قول کے مطابق چنانچہ جب کوئی انسان مسجد میں عصر کے بعد یا صبح کے بعد داخل ہو تو اس کے لیے افضل یہ ہے کہ وہ تحیۃ المسجد کی دو رکعت نماز پڑھے بیٹھنے سے پہلے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ((جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو وہ اس وقت تک نہ بیٹھے یہاں تک کہ دو رکعت نماز ادا کر لے)) متفق علیہ، مجموع فتاوی ابن باز (286/11)۔

س159: جب نماز کھڑی ہو جائے اور کوئی شخص نفل نماز پڑھ رہا ہو تو کیا وہ نماز کو توڑے گا یا مکمل کرے گا؟

جواب: راجح اس بات میں یہی ہے کہ اگر تم نفل نماز سے ایک رکعت پڑھ چکے ہو اور دوسرے کے کھڑے ہو چکے ہو اور پھر نماز کھڑی ہوئی ہے تو تم نفل کو ہلکے طور پر مکمل کر و اور اگر نماز کھڑی ہوئی ہے جب کہ تم نے ابھی ایک پہلے جب کہ تم پہلے ہی رکعت میں ہو تو تم اسے توڑ دو مجموع فتاوی ورسائل شیخ ابن عثیمین (102/15)۔

س160: کیا نماز میں قرات ہونٹوں کو حرکت دیے بغیر کافی ہوگی اسی طرح سے نماز کے اذکار؟

جواب: قرات میں ضروری ہے کہ وہ زبان کے ذریعے سے ہو چنانچہ اگر کوئی انسان نماز میں دل سے پڑھتا ہے تو وہ کافی نہ ہوگی اسی طرح سے سارے اذکار کا بھی معاملہ ہوگا دل سے پڑھنے سے کافی نہ ہوں گے بلکہ انسان کو چاہیے کہ وہ انہیں پڑھتے ہوئے اپنے زبان اور ہونٹ کو حرکت دے کیونکہ وہ قول ہیں اور یہ زبان اور ہونٹوں کو حرکت دیے بغیر واقع نہیں ہوتے ہیں، مجموع فتاوی ورسائل ابن عثیمین (156/13)۔

خاتمہ

میں اللہ تعالی سے اس کے اسمائے حسنی اور بلند بالا صفات کے ذریعے سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اسے اپنے خوشنودی کے لیے خالص بنائے اور مجھے میری زندگی میں اور میرے موت کے بعد اس سے نفع بخش بنائے اور اللہ اس سے اس کے

پڑھنے والے اس کو چھاپنے والے اور اس کے نشر میں سبب بننے والوں کے لیے نفع بخش بنائے بے شک وہ اس پر قادر ہے۔

تم بحمد الله

والحمدلله الذي بنعمته تتم الصالحات.

وصلى الله وسلم على نبينا محمد وعلى آله

و أصحابه و من تبعهم بإحسان إلى يوم الدين.

من أذكار الصلاة

1- من أدعية الاستفتاح في الصلاة:

□ (اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اللهم نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اللهم اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ، بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ) متفق عليه

□ (سُبْحَانَكَ اللهم وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ) رواه مسلم موقوفًا على عمر

□ (الْحَمْدُ للهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ) رواه مسلم الله أَكْبَرُ كَبِيرًا، وَالْحَمْدُ للهِ كَثِيرًا، وَسُبْحَانَ اللهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا) رواه مسلم

٢- من أدعية الركوع:

□ (سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثلاثا) رواه مسلم

□ (سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللهمَّ اغْفِرْ لِي) متفق عليه

□ (سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ) رواه مسلم

□ (اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي، وَمُخِّي وَعَظْمِي وَعَصَبِي) رواه مسلم

□ (سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ، وَالْمَلَكُوتِ، وَالْكِبْرِيَاءِ، وَالْعَظَمَةِ) صححه الألباني

3- من أدعية الرفع من الركوع:

□ قول: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ للإمام والمنفرد فقط ثم يقول الإمام والمأموم والمنفرد إحدى هذه الصيغ.

(رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ) (رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ) (اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ) (اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ) وكلها في الصحيحين

وهذا تكملة الدعاء (رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ، أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ، وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ، اللهم لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ) رواه مسلم

٤ - من أدعية السجود:

□ (سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثلاثا) رواه مسلم

□ (سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ) رواه مسلم

□ (سُبحانك اللهم ربَّنا وبحمدِكَ، اللهمَّ اغْفِرْ لِي) متفق عليه

□ (سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ) رواه أهل السنن

□ (اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ، لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ) رواه مسلم

□ (اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ دِقَّهُ وَجِلَّهُ، وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ) رواه مسلم

٥- من أدعية الجلسة بين السجدتين:

□ (رَبِّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَاهْدِنِي، وَعَافِنِي، وَارْزُقْنِي، وَاجْبُرْنِي) حديث حسن

٦ - من أدعية وصيغ التشهد:

□ (التَّحِيَّاتُ للهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ) متفق عليه عن ابن مسعود

نفس الدعاء السابق ولكن يضاف عليه وحده لا شَرِيكَ لَهُ) بعد الشهادة { أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ} من رواية ابن عمر

□التّحيّاتُ المباركاتُ الصّلَواتُ الطّيّباتُ للهِ السّلامُ عليكَ أيُّها النّبيُّ ورحمةُ اللهِ وبركاتُهُ السّلامُ علينا وعلى عبادِ اللهِ الصّالحين ، أشْهَدُ أنْ لا إلهَ إلّا اللهُ وأشْهَدُ أنّ محمّدًا رسولُ الله) رواه مسلم

□(التّحيّاتُ الطّيّباتُ الصّلَواتُ للهِ السّلامُ عليكَ أيُّها النّبيُّ ورحمةُ اللهِ وبركاتُهُ السّلامُ علينا وعلى عبادِ اللهِ الصّالحين ، أشْهَدُ أنْ لا إلهَ إلّا اللهُ وأشْهَدُ أنّ محمّدًا عبدُهُ ورسولُه) رواه مسلم

- من الأدعية التي قبل السلام :

□(اللّهمّ إنّي أعوذُ بكَ منَ المأثَمِ والمغْرَم) متفق عليه

□(اللّهمّ اغفرْ لي ما قدّمتُ وما أخّرتُ وما أسررْتُ وما أعلَنْتُ . وما أسرفْتُ وما أنتَ أعلمُ بهِ منّي . أنتَ المقدّمُ وأنتَ المؤخّرُ . لا إلهَ إلّا أنتَ) رواه مسلم

□اللّهمّ إنّي ظلمتُ نفسي ظُلمًا كثيرًا، ولا يغفرُ الذّنوبَ إلّا أنتَ فاغفرْ لي مغفرةً من عندكَ وارحمْني ، إنّكَ أنتَ الغفورُ الرّحيم) متفق عليه

□(اللّهمّ إنّي أعوذُ بكَ منَ البُخلِ، وأعوذُ بكَ منَ الجُبنِ، وأعوذُ بكَ منْ أنْ أُردّ إلى أرذلِ العُمرِ، وأعوذُ بكَ من فتنةِ الدّنيا، وأعوذُ بكَ منْ عذابِ القبرِ) رواه البخاري اللّهمّ إنّي أعوذُ بكَ منْ عذابِ القبرِ، ومنْ عذابِ جهنّمَ، ومنْ فتنةِ المحيا والمماتِ، ومنْ شرّ فتنةِ المسيحِ الدّجّالِ) رواه البخاري ومسلم

□(اللّهمّ أعنّي على ذِكرِكَ وشُكرِكَ وحُسنِ عبادَتِكَ) أهل السنن

أذكار ما بعد الصلاة

□أستغفرُ اللهَ أستغفرُ اللهَ ، أستغفرُ اللهَ .

□اللّهمّ أنتَ السّلامُ، ومنكَ السّلامُ، تباركتَ يا ذا الجلالِ والإكرام .

□ لا إله إلا الله وحده لا شريك له، له الملك وله الحمد، وهوَ على كلّ شيءٍ قدير، لا حولَ ولا قوّةَ إلا بالله، لا إله إلا الله، ولا نَعبُدُ إلّا إيّاهُ لهُ النّعمةُ ولهُ الفضلُ ولهُ الثّناءُ الحسن.

□ لا إله إلا اللهُ مُخلصينَ لهُ الدّينَ ولو كرهَ الكافرونَ. اللهم لا مانعَ لما أعطيتَ، ولا مُعطيَ لما منعتَ، ولا ينفعُ ذا الجدّ منكَ الجد.

□ سُبحانَ اللهِ (٣٣) مرة)، والحمدُ لله (٣٣) مرة)، والله أكبر (٣٣) مرة) ويقول تمام المائة لا إله إلا اللهُ وحدهُ لا شريك له، له الملكُ ولهُ الحمدُ، وهوَ على كل شيءٍ قدير.

□ لا إله إلا اللهُ وحدهُ لا شريك له، له الملكُ ولهُ الحمدُ، وهوَ على كل شيءٍ قدير (١٠ مرات بعد صلاتي الفجر والمغرب)

□ اللهُ لا إلهَ إلّا هوَ الحيّ القيّومُ لا تأخذهُ سِنةٌ ولا نومٌ لهُ ما في السّمواتِ وما في الأرضِ من ذا الذي يشفعُ عندهُ إلّا بإذنهِ يعلمُ ما بينَ أيديهم وما خلفهُم ولا يُحيطونَ بشيءٍ من علمهِ إلّا بما شاءَ وسعَ كُرسيّهُ السّمواتِ والأرضَ ولا يؤودهُ حفظهُما وهوَ العليّ العظيم.

□ الإخلاص: قُل هوَ اللهُ أحدٌ اللهُ الصّمدُ الله ال- لم يلدْ ولم يولدْ ولم يكن لّهُ كفوًا أحدٌ الإخلاص: ١-٤

□ الفلق: قُل أعوذُ بربّ الفلقِ) من شرّ ما خلقَ) ومن شرّ غاسقٍ إذا وقب * ومن شرّ النّفّاثاتِ في العُقدِ ومن شرّ حاسدٍ إذا حسدَ الفلق: ١-٥

□ الناس: قُل أعوذُ بربّ النّاسِ ملكِ النّاسِ إلهِ النّاسِ) من شرّ الوسواسِ الخنّاسِ الذي يُوسوِسُ في صُدورِ النّاسِ منَ الجنّةِ والنّاسِ الناس: ١-٦

(مرة واحدة بعد كل صلاة إلا صلاتي الفجر والمغرب ثلاث مرات).